نجیب اللہ عمر دیوبندی کے کتابچہ "بریلویوں کی شیطان سے محبت" کا الزامی جواب

دیوبندیوں

کی شیطان سے محبت

المرتب

ابوعذرا محمد نعیم الدین رفعت

ناشر ماتریدی ریسرچ سینٹر مالیگاؤں

نجیب اللہ عمر دیوبندی کے کتابچہ "بریلویوں کی شیطان سے محبت" کا الزامی جواب

دیوبندیوں
کی شیطان سے محبت

اشرفعلی تھانوی کہتا ہے:

"ہر جگہ جواب کا مختلف طریقہ ہے کہیں نرمی کا جواب اچھا ہے کہیں سختی کا اور کہیں جوتا کا جواب بہتر ہوتا ہے"

(مواعظ اشرفیہ، جلد ۲ ص ۱۶۵)

المرتب

ابوعذرا محمد نعیم الدین رفعت

ناشر ماتریدی ریسرچ سینٹر مالیگاؤں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب.............دیوبندیوں کی شیطان سے محبت
مرتب.............ابوعذرا محمد نعیم الدین رفعتؔ
نظر ثانی............ حضرت مولانا قاری اعجاز احمد رضوی صاحب قبلہ در بھنگہ
حسبِ فرمائش........ محب گرامی محترم رمضان رضا ماتریدی صاحب قبلہ
معاون............ حضرت مولانا قاری شمشاد احمد کمالیؔ صاحب قبلہ
ناشر.............ماتریدی ریسرچ سینٹر مالیگاؤں
سن اشاعت..........۲۰۲۱ء
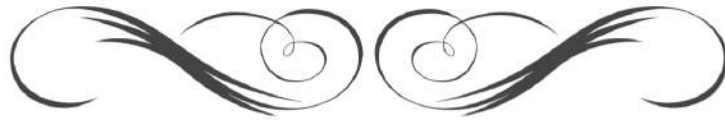
ایمان و عقیدے کی حفاظت اور بدمذہبوں، دیوبندیوں وہابیوں کے مکر و فریب سے محفوظ رہنے کے لئے امام اہلسنت اعلیٰ حضرت قدس اللہ سرہ العزیز اور علماء اہلسنت کی کتب کا مطالعہ ضرور کرتے رہیں۔

فہرست

فہرست

شرفِ انتساب

شیخ الاسلام والمسلمین، امام اہلسنت، مجدد دین وملت اعلی حضرت

الشاہ امام احمد رضا خان

محدث بریلوی قدس سرہ العزیز

اور ان کے جملہ خلفاء و جانشین کے نام

اور

مفسر قرآن، مصنف جاء الحق حکیم الامت حضرت علامہ مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

وجملہ علماء ومشائخ اہلسنت کے نام

تقریظ

ماہر علم و فن حضرت علامہ و مولانا حافظ و قاری اعجاز احمد رضوی صاحب قبلہ، سوری پٹی مدھوبنی، مقیم حال ممبئی

فَمَنِ اعۡتَدٰی عَلَیۡکُمۡ فَاعۡتَدُوۡا عَلَیۡہِ بِمِثۡلِ مَا اعۡتَدٰی عَلَیۡکُمۡ (الآیۃ) جو تم پر زیادتی کرے اس پر تم بھی اتنی ہی زیادتی کرو جتنی اس نے کی ہے

محتسب خم شکست من سر او = سن بالسن والجروح قصاص

محتسب نے گھڑا توڑا، میں نے اس کا سر، دانت کے بدلے دانت اور زخموں کے بدلے زخم

خیال رہے کہ جس نے دین عیسوی کا چہرہ مسخ کیا تھا وہ ایک یہودی تھا اور اس کا نام سینٹ پال تھا، جس نے شیعیت کو جنم دیا وہ بھی یہودی تھا اور اس کا نام عبد اللہ ابن سبا تھا، اور جس نے امامِ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کروایا وہ بھی ایک یہودی قوم ہی کا فرد تھا وہ اس طرح کہ شیمعون یہودی جو حضرتِ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا مشیر تھا بعد میں یزید کا بھی وہی مشیر بنا، اس نے ہی یزید کو مشورہ دیا تھا کہ تم اگر اپنی بادشاہت بچانا چاہتے ہو تو امامِ حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کروادو، اس طرح وہ بدبخت یزید پلید سے اپنا کام کرواگیا۔ ٹھیک اسی طرح جس نے وہابیت کو جنم دیا وہ بھی یہود و نصاریٰ ہی کی جماعت سے تعلق رکھتا تھا، جس کا نام ہمفرے تھا، یہی نہیں بلکہ وہابیت کو تمام یہود و نصاریٰ نے مل کر جنم دیا، وہابیت بنانے میں ہمفرے ملعون نے جو جو کارستانیاں کی اس نے خود اپنا سیاہ کارنامہ قرطاس کے حوالے کیا ہے۔

بہر حال! میں نے حضرت قاری نعیم الدین رفعت صاحب قبلہ کی اس کتاب کا اول تا آخر مطالعہ کیا..... کتاب کیا ہے دریا کو ایک کوزے میں سمیٹ دیا گیا ہے میں کتاب پڑھ کر عش عش کر اٹھا کہ اہلسنت کے دفاع کے لیے یہ کتاب ایک مضبوط قلعہ ثابت ہوگی، ان شاء اللہ جل جلالہ

قارئین! آپ جیسے جیسے اس کتاب کو پڑھتے جائیں گے ویسے ویسے آپ پر حق ظاہر و باہر ہوتا جائے گا، آپ یہ سوچنے پر مجبور ہوجائیں گے کہ واقعی وہابی دیوبندی نہایت غلیظ قوم ہے۔ چور نے کوتوال کو ڈانٹنے کی ناکام کوشش کی تو حضرت برکاتی صاحب نے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی ریاست کے کوتوال بن کر کھڑے ہوگئے اور ایسا کرارا جواب دیا ہے کہ پڑھ کر دیوبندیوں کے دانت کھٹے ہوجائیں گے۔ حضور ملک العلماعلیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ہم نے دیوبندیوں کی طرف (کم و بیش) ڈیڑھ سو خطوط ارسال کئے جس کا ایک بھی جواب نہیں آیا۔۔۔ اور جب ان سے جواب نہیں بن پڑا تو اول فول بکنے لگے اپنے آپ کو حق ثابت کرنے کے لئے ہم اہلسنت و جماعت (بریلوی) کو بدعتی، مشرک، قبر پرست وغیرہ جیسے القاب سے موسوم کرنے لگے مگر یہ یاد رہے کہ علمائے اہلسنت نے جو اعتراضات وارد کیے ہیں اب تک وہابی دیوبندی جواب دینے سے قاصر ہیں.... اور کچھ لوگوں نے کوشش تو کی جواب دینے کی مگر بات وہی کہ مارے گھٹنا پھوٹے سر۔

اور اب اخیر میں نجیب اللہ عمر دیوبندی اور اس کے تمام ہمنواؤں سے کہتا ہوں کہ اپنے اکابرین کے سیاہ کارنامے پڑھ کر اشرفعلی تھانوی، قاسم نانوتوی اور اپنے دیگر اکابرین جن کے سیاہ کارنامے اس کتاب میں رقم کئے گئے ہیں ان کی قبروں پر جاکر ان سے پوچھو کہ کیا تم ایسے ہی تھے؟ یہ تمہارے کارنامے ہیں؟ تمہاری وجہ سے ہمیں سرنگوں ہونا پڑرہا ہے۔ تم لاکھ سر پیٹ کر رہ جاؤگے مگر تمہیں قیامت تک جواب نہیں ملے گا۔ کیوں کہ جب وہ دنیا میں رہ کر عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے سوالات کا جواب نہ دے سکے تو اب کیا خاک جواب دیں گے؟ اب تو وہ مر کر مٹی میں مل چکے ہیں۔

بہر حال بات ذرا طویل ہوگئی قاری صاحب قبلہ کو میں کروڑوں مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ آپ نے اعلیٰ حضرت کے مشن پر چلتے ہوئے جو کارنامہ انجام دیا ہے اس سے رہتی دنیا تک ایوانِ دیوبندیت میں طوفان برپا رہے گا، وہ بکیں گے مگر اول فول....... اللہ رب العزت حضرت برکاتی صاحب کے علم، عمر اور قلم میں مزید طاقتیں عطا فرمائے اور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا فیضان ان پر اور ان کے قلم پر خوب خوب برسائے۔ آمین یارب العالمین جل جلالہ بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

گدائے تاج الشریعہ

شیطاں کی محبت میں

ہیں سارے دیوبندی غرق شیطاں کی محبت میں
دِکھاوا ہے یہ زرق و برق شیطاں کی محبت میں
تجربہ ہے میرا رفعتؔ انہیں تم لاکھ سمجھا لو
نہیں پڑتا ہے کچھ بھی فرق شیطاں کی محبت میں

رفعتؔ برکاتی

پہلے اسے پڑھیں

نجیب اللہ عمر دیوبندی نے "بریلویوں کی شیطان سے محبت" نامی کتابچہ میں جو عبارات اور حوالے نقل کر کے بتایا ہے کہ شیطان سے بریلویوں کو محبت ہے ہم اس کے جواب میں کہیں گے کہ ہم اہلسنت وجماعت (بریلوی) شیطان سے محبت نہیں بلکہ نفرت کرتے ہیں اور نقل کردہ تمام عبارات میں شیطان لعین کی محبت یا اس کی تعریف نہیں بلکہ اس کی مذمت کی گئی ہے تو یہ دیو کے بچے کبھی اسے تسلیم کرنے کو راضی نہیں ہوں گے ایسے بد طینت وخبیث افکار دیو کے بچوں کو ان ہی کے انداز میں جب تک ان کے گھر کا آئینہ دکھایا نہ جائے انہیں بات سمجھ میں نہیں آتی ہے۔
اسی لیے یہ رسالہ ترتیب دیا گیا ہے جس میں ان دیو کے بچوں کے گھر کی کتابوں ہی سے ان عبارات اور حوالہ جات کو جمع کر دیا ہے جس سے ان کے اپنے اصول کے مطابق صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ خود ان دیو کے بچوں کو شیطان لعین سے بے انتہا محبت ہے، اس کتاب کو پڑھنے کے بعد دیو کے بچے ٹھیک وہی باتیں کہنے لگیں گے جو ہمیں نجیب اللہ عمر دیوبندی کو کہنا ہے، حالانکہ ابھی یہ ماننے کو تو راضی نہیں ہوں گے مگر جب یہ رسالہ پڑھ لیں گے تو پھر مانیں گے بھی اور کہیں گے بھی، یہ رسالہ مختصر مگر بڑا ہی دلچسپ ہے آخری صفحہ پر پہنچ کر آپ بھی یہی کہیں گے۔ ان شاء اللہ جل جلالہ

وجہِ تالیف

سوشل میڈیا پر ایک کتابچہ بنام "بریلویوں کی شیطان سے محبت" نظر سے گزرا جو کل ۳۲ صفحات پر مشتمل ہے جس میں چالیس عنوانات ہیں اس کا مرتب نجیب اللہ عمر دیوبندی ہے، پڑھ کر بڑا افسوس ہوا اور سوچنے لگا کہ یہ دیو کے بچے بغض وعناد میں اس حد تک گر چکے ہیں کہ ان کے اندر کی انسانیت بالکل ہی فوت ہو چکی ہے اور یہ لوگ دعویٰ تو کرتے ہیں اعتدال وانصاف اور اخلاق نبوی ﷺ پر عامل ہونے کا مگر حقیقت اس کے برعکس ہے۔ بہر حال! اس کتابچہ کا منہ توڑ اور نہایت ہی زبردست جواب حضرت مولانا احمد رضا قادری سلطان پوری صاحب قبلہ مدظلہ العالی نے "قرن الشیطان" کے نام سے دیا ہے اور نجیب اللہ عمر دیوبندی کے مکر وفریب اور جہالت وحماقت کا ایسا مدلل جواب دیا ہے کہ نجیب اللہ عمر کی شیطانی عقل ٹھکانے لگ گئی ہوگی، اور وہ الزامات جو ہم اہلسنت وجماعت (بریلوی) پر لگائے تھے ان دیو کے بچوں ہی پر الٹا ثابت کر دیا............ جزاک اللہ خیرا

حضرت مولانا احمد رضا قادری سلطان پوری صاحب قبلہ نے ۳۲ صفحات کے دجل وفریب سے مملو کتابچہ کا جواب کل ۸۶ صفحات میں دیا ہے حالانکہ دیو کے بچے نے جو سائز کتاب وتحریر کا رکھا ہے اگر اس سائز میں "قرن الشیطان" کو لکھا جائے تو موجودہ صفحات کے ڈبل صفحات یعنی ۱۷۲ سے بھی تجاوز کر جائیں۔

ہم اپنے قارئین سے گزارش کرتے ہیں کہ نجیب اللہ عمر دیوبندی کے کتابچہ کی حقیقت وحیثیت جاننے کے لئے "قرن الشیطان" کا مطالعہ ایک بار ضرور کریں۔
بہر حال! اپنے کتابچہ میں نجیب اللہ عمر لکھتا ہے کہ

"ہم نے اپنی اس تحریر میں بریلوی رضاخانی حضرات کی شیطان سے محبت وعقیدت کو بیان کیا ہے" (بریلویوں کی شیطان سے محبت، ۱۱)

جواب میں عرض ہے کہ ہم نے بھی اپنی اس تحریر میں تقیہ باز دیو کے بچّوں کی شیطان سے عقیدت ومحبت کو بیان کیا ہے۔ نیز نجیب اللہ عمر لکھتا ہے کہ

"رضاخانیوں کی طرف سے شیطان کی عقیدت میں کہے جانے والے وہ جملے جو ان کی مختلف کتابوں میں بکھرے ہوئے تھے ہم نے یکجا کر دیئے اور بتادیا کہ رضاخانی شیطان کے لئے کس طرح کے کمالات تسلیم کرتے ہیں" (بریلویوں کی شیطان سے محبت، ۱۱)

اس کے جواب میں ہم بھی بتادیں کہ دیو کے بچّوں کی طرف سے شیطان مردود کی عقیدت میں کہے جانے والے وہ جملے جو ان کی کتابوں میں بکھرے ہوئے ہیں ہم نے جمع کر کے بتادیا ہے کہ خود دیو کے بچّے شیطان کے لئے کیسے کیسے کمالات تسلیم کرتے ہیں۔
نجیب اللہ عمر آگے لکھتا ہے کہ

"لیکن یہاں یہ بات بھی یاد رہے کہ ہم نے جن تین درجن سے زائد کمالات کو رضاخانیوں کی کتابوں سے ثابت کیا ہے۔ جن میں علم غیب

ہر جگہ حاضر و ناظر، موحد، عابد، عالم، تصرف وغیرہم جیسے کمالات بھی ہیں"

(بریلویوں کی شیطان سے محبت، ۱۱)

یہاں اس دیو کے بچّے نے بڑی صفائی سے ایک سیاہ جھوٹ بول دیا ہے۔ لکھتا ہے کہ "تین درجن سے زائد کمالات رضاخانیوں کی کتابوں سے ثابت کیا ہے" جبکہ ایسا بالکل بھی نہیں ہے کیونکہ اپنے کتابچہ میں نجیب اللہ دیوبندی نے کل ۴۰ عنوانات قائم کیے ہیں اور انہی کو اپنی بد فہمی سے ۴۰ کمالات سمجھ کر تین درجن سے زائد کمالات لکھ دیا۔ حالانکہ فہرست کے مطابق "حاضر و ناظر" کے پانچ اور "علم غیب" کے چار الگ الگ عنوان ہیں، ایسے ہی اور بھی عنوانات ایک سے زائد ہیں، تو پھر کوئی عقل مند دیو کا بچّہ بتائے کہ تین درجن سے زائد کمالات کیسے ہوئے؟ یاد رہے کہ ہم نے نہ کمالات کہا ہے نہ مانا ہے بلکہ بقول نجیب اللہ دیوبندی اگر یہ کمالات ہیں تو تین درجن سے زائد کیسے ہوئے؟ کم از کم فہرست ہی دیکھ لیتے۔ اور اب جواب میں ہم بھی نجیب اللہ دیوبندی اور اس کے ہم نواؤں سے کہتے ہیں کہ تم بھی یہاں یہ یاد رکھنا کہ ہم نے شیطان لعین کے جن کمالات کو تم دیو کے بچّوں کی کتابوں سے ثابت کیا ہے ان میں شیطان کے لیے علم غیب، حاضر و ناظر، موحد، عابد، عالم، عارف اور تصرف وغیرہم جیسے کمالات بھی ہیں۔

محترم قارئین!

مقامِ حیرت تو یہ ہے کہ یہ دیو کے بچّے حضرات انبیاء کرام علیہم السلام و اولیاء عظام علیہم الرضوان کے جن کمالات کا شدت سے انکار کرتے ہیں ان کمالات کو نہایت ہی بے غیرتی سے اپنے معین و مددگار شیطان رجیم کے لئے ثابت کرتے ہیں، جسے اس رسالہ کے علاوہ مولانا سلطان پوری صاحب قبلہ کی کتاب "قرن الشیطان" میں بھی دیکھا جاسکتا ہے۔

اس کے بعد نجیب اللہ دیوبندی لکھتا ہے کہ

"احمد رضا خان لکھتے ہیں: بس یہ سمجھ لیجئے کہ وہ صفت جو غیر انسان کے لیے ہو سکتی ہے انسان کے لیے کمال نہیں اور جو غیر مسلم کے لیے ہو سکتی ہے وہ مسلم کے لیے کمال نہیں" (ملفوظات، حصہ چہارم، ص ۳۱۳)

احمد رضا کی اس تحریر سے یہ بات بالکل صاف ظاہر ہو گئی کہ بریلوی حضرات جو کمالات شیطان میں تسلیم کر چکے ہیں بریلوی اصول کے مطابق وہ اب انسان اور مسلمان کے لیے کمال نہیں ہو سکتے تو ہمارے اس رسالے میں بیان کردہ علم غیب و حاضر و ناظر و غیرہ ہما سمیت جتنے کمالات ہیں گویا اب وہ سارے کے سارے بریلوی ذہن کے مطابق کمالات نہیں ہیں"

(بریلویوں کی شیطان سے محبت، ۱۱، ۱۲)

پھر لکھتا ہے کہ

تو کس اصول و قاعدے کے تحت ان صفات کو انبیاء علیہم السلام کے لئے کمال مان رہے ہیں جبکہ یہ ساری صفات وہ غیر مسلم شیطان کے لئے بھی مانتے ہیں۔ (بریلویوں کی شیطان سے محبت، ۱۲)

یہاں اس دیوبندی نے جسے بریلوی اصول کہا ہے اس کے گھر کا بھی وہی اصول ہے مگر اپنے گھر سے بے خبر دیوبندی کیا جانے؟ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے جو فرمایا ہے وہی اپنے الفاظ میں "دینِ دیوبندیت" کا حکیم الامت مکرِ عظیم اشرفعلی تھانوی نے بھی کہا ہے۔ ملاحظہ ہو کہتا ہے کہ

"بھلا جو چیز حیوانات تک میں مشترک ہو وہ کیسے انسانی کمال ہو سکتی ہے افسوس یہ لوگ اتنی موٹی بات بھی نہیں سمجھتے" (اشرف التفاسیر، جلد ۲، ص ۱۹۸)

اس اصول کو ذہن میں رکھیں اور اشر فعلی کا یہ قول دیکھیں، کہتا ہے کہ

"غائب چیزیں یا آئندہ ہونے والے واقعات کا کشف نہ کوئی دینی کمال ہے نہ اللہ تعالیٰ کے یہاں تقرب کی علامت ہے اس کے لئے مسلمان یا عاقل ہونا بھی شرط نہیں۔ غیر مسلم کو بھی کشف ہو سکتا ہے مجنون کو بھی کشف صحیح ہو سکتا ہے۔ طب یونانی کی مشہور کتاب شرح اسباب میں دماغی امراض کے ذیل میں لکھا ہے کہ بہت سے پاگلوں کو کشف صحیح ہو جاتا ہے"

(ملفوظات حکیم الامت، جلد ۲۴، ص ۵۳)

اور اشرف التفاسیر میں ہے کہ

"شیطان صاحب کشف ہے" (اشرف التفاسیر، جلد ۲، ص ۱۹۸)

نیز لکھا ہے کہ

" کتّوں اور بلّیوں کو کشف قبور ہوتا ہے" (ایضاً)

معلوم ہوا کہ کشف غیر مسلم، پاگل، کتّے، بلّی اور شیطان کو بھی ہوتا ہے۔ اور یہ کوئی کمال نہیں۔ باوجود اس کے دیو کے بندوں کی کتابیں جو احوال و واقعاتِ علماء و مشائخِ دیوبند پر مشتمل ہوں اٹھا کر دیکھ لیں کہ اپنے مولویوں کے کشف کو کتنی اہمیت دیتے ہیں اور صاحبِ کشف کو کس شان کا حامل سمجھتے ہیں۔ مثلاً دیو کے بچّوں کی مشہور و معروف اور معتبر کتاب "ارواح ثلاثہ" جس کے اوپر اشر فعلی تھانوی کا نام لکھا ہوا ہوتا ہے اس میں ایسے متعدد واقعات ہیں جس میں کشف و صاحب کشف کا ذکر بڑی شان سے کیا گیا ہے۔ ہم یہاں اپنے قارئین کی سہولت و معلومات کے لیے چند واقعات نقل کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں.....

واقعہ نمبر ۱:

"جھنجانہ میں ایک صاحب کشف آئے اور حضرت میانجیو کے مزار پر حاضر ہوئے بعد میں انہوں نے کہا کہ افسوس کس ظالم نے ان کو امام سید محمود کے پاس دفن کر دیا ہے یہاں ادب کی وجہ سے اپنے انوار روکے ہوئے ہیں اگر کسی ویرانے میں ہوتے تو دنیا ان کے انوار سے جگمگا جاتی اگر فتنہ کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں ان کی ہڈیاں نکال کر دوسری جگہ دفن کر دیتا پھر ان کے انوار و برکات کا مشاہدہ ہوتا" (ارواح ثلاثہ، حکایت نمبر ۱۵۱)

محترم قارئین کرام

دیوبندی مُردے کی شان و اختیار دیکھیں، کہتا ہے "ادب کی وجہ سے اپنے انوار روکے ہوئے ہیں" یعنی انوار روکنا اور جاری کرنا خود اس کے اپنے اختیار میں ہے کہ جب چاہے روک لے اور جب چاہے جاری کر دے، اگر یہ بات کسی بریلوی کی کتاب میں ہوتی تو اب تک دیو کے بچے اپنی کتابوں کے کتنے ہی صفحات سیاہ کر چکے ہوتے اور کفر و شرک کے نہ جانے کتنے گولے چھوڑ چکے ہوتے۔ مگر گھر کی بات ہے اسی لیے بڑی آسانی سے دیو کے بندوں نے اسے ہضم کر لیا۔

واقعہ نمبر ۲:

"مولوی فضل حق صاحب شاہ عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ سے حدیث پڑھتے تھے شاہ صاحب بڑے صاحب کشف تھے اور اس خاندان میں آپ کا کشف سب سے بڑھا ہوا تھا جس روز مولوی فضل حق صاحب کسی ملازم پر کتابیں رکھوا کر لے جاتے گو پہنچنے سے پہلے خود لے لیتے شاہ صاحب کو کشف سے معلوم ہو جاتا

تھا اسی روز مولوی صاحب کو سبق نہیں پڑھاتے تھے اور جب خود لے جاتے تو حضرت کو کشف ہو جاتا اور اس روز سبق پڑھاتے" (ارواح ثلاثہ، حکایت نمبر ۴۳)

واقعہ نمبر ۳:

"ایک صاحب کشف حضرت حافظ صاحب کے مزار پر فاتحہ پڑھنے گئے بعد فاتحہ کہنے لگے کہ بھائی یہ کون بزرگ ہیں بڑے دل لگی باز ہیں جب میں فاتحہ پڑھنے لگا تو مجھ سے فرمانے لگے کہ جاؤ کسی مردہ پر فاتحہ پڑھیو یہاں زندوں پر فاتحہ پڑھنے آئے ہو یہ کیا بات ہے جب لوگوں سے بتایا کہ یہ شہید ہیں"
(ارواح ثلاثہ، حکایت نمبر ۲۰۴)

ایسے واقعات اگر جمع کیے جائیں تو ایک ضخیم کتاب تیار ہو جائے گی مگر بخوف طوالت ان تین واقعات ہی پر اکتفا کرتے ہوئے اپنے قارئین سے گزارش کرتے ہیں کہ ایک بار پھر ان تینوں واقعات کو پڑھیں اور دیکھیں کہ کیسے کشف اور صاحب کشف کو "دین دیوبندیت" میں اہمیت دی جاتی ہے۔ اور اسے کس شان سے بیان کیا جاتا ہے۔ جب کہ دیوبندی اصول سے یہ کوئی کمال نہیں کیونکہ غیر مسلم، پاگل، شیطان، کتے اور بلیوں کو بھی کشف ہوتا ہے۔ تو اب نجیب اللہ دیوبندی کی ذمہ داری ہے وہ بتائے کہ اب کس اصول و قواعد کے تحت کشف کو اپنے گھر والوں کے لیے مان رہے ہیں؟ اور آئندہ صفحات پر ملاحظہ کریں گے کہ یہ دیو کے بچّے شیطان لعین کو عالم، عابد، عارف اور ولی، بھی مانتے ہیں، تو جب دیوبندی اصول کے مطابق یہ صفات کمال ہی نہیں رہے تو اپنے مولویوں میں کیسے مانتے ہیں؟ نجیب اللہ کچھ جواب دے گا؟

ایک جگہ نجیب اللہ دیوبندی ہم اہلسنت و جماعت پر بہتانِ عظیم لگاتے ہوئے لکھتا ہے کہ

"اور جن عقائد کے ذریعے بریلوی حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اولیاء

عظام کو خدائی درجات سے بلند کرنے کی ناپاک سعی میں مصروف تھے وہ اب
انھیں کے لیے ہی کمال نہیں رہے۔" (بریلویوں کی شیطان سے محبت، ۱۲)

اس بہتانِ عظیم اور جھوٹ پر لَعۡنَتُ اللّٰہِ عَلَی الۡکٰذِبِیۡن ہی کہہ سکتا ہوں۔
جبکہ حقیقت یہ ہے کہ خود یہ دیو کے بندے اپنے مولوی کو خدائی درجہ دیتے ہیں۔ جیسا کہ محمود حسن گنگوہی اپنے پیر رشید گنگوہی کے مرنے پر ایک مرثیہ لکھا جس میں ایک شعر ہے:

زباں پر اہلِ اہوا کی ہے کیوں اعل ہبل شاید
اٹھا عالم سے کوئی "بانیِ اسلام" کا ثانی (مرثیہ گنگوہی، ۵)

اور "دینِ دیوبندیت" میں "بانیٔ اسلام" کون ہے؟ آیئے جانتے ہیں۔ چنانچہ شبیر احمد قاسمی لکھتا ہے: "مذہبِ اسلام کا بانی مبانی اللہ تبارک وتعالیٰ ہے" (فتاویٰ قاسمیہ، اول ۳۶۹)
اور اشرف علی تھانوی کہتا ہے: "خوب سمجھ لیجئے کہ بانیٔ اسلام خدا تعالیٰ ہیں" (ذکر الرسول، ۴۱)

ان اقتباسات سے معلوم ہوا کہ "بانیٔ اسلام" اللہ تبارک وتعالیٰ ہے۔ اور محمود حسن نے رشید احمد گنگوہی کو بانیِ اسلام کا ثانی یعنی دوسرا خدا کہا ہے۔ اور صرف یہی نہیں بلکہ عام انسان بھی چاہے تو دیوبندیوں کا خدا بن سکتا ہے۔ جی ہاں! بالکل صحیح پڑھا آپ نے آیئے جانتے ہیں کیسے؟ دیوبندیوں کے اعلیٰ حضرت لکھتے ہیں کہ

"اور اس کے بعد اس کو ہوٗ ہوٗ کے ذکر میں اس قدر منہمک ہو جانا چاہیئے کہ خود
مذکور یعنی (اللہ) ہو جائے" (کلیات امدادیہ، ۱۸)

نوٹ: قوسین میں (اللہ) کتاب ہی میں لکھا ہوا ہے۔ ہمارا اضافہ نہیں ہے۔

دوسرے مقام پر لکھتے ہیں کہ

"اس مرتبہ میں خدا کا خلیفہ ہو کر لوگوں کو اس تک پہنچاتا ہے اور ظاہر میں بندہ اور باطن میں خدا ہو جاتا ہے" (کلیات امدادیہ، ٣٥،٣٦)

قارئین کرام!

دیکھا آپ نے کہ کس بے حیائی کے ساتھ دیو کے بندوں نے اپنے مولوی کو دوسرا خدا بنایا ہے اور کیسے کوئی بھی شخص خدا ہو جاتا ہے؟ اس پر بھی نجیب اللہ دیوبندی کچھ لب کشائی کرے گا؟
اب نجیب اللہ عمر کو چاہیئے کہ اس کا ورد شروع کر دے

ہم الزام ان کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا
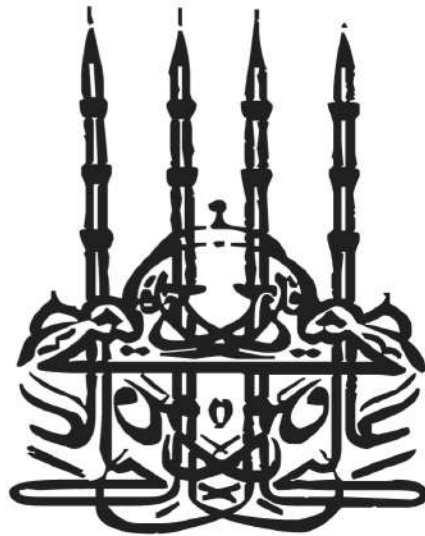
مقامِ توجّہ

اس رسالہ کو پڑھنے کے بعد قارئین کے پاس ذیل میں درج تین راستے ہیں

اول: یہ کہ رسالے میں درج حوالوں ہی کو غلط کہہ کر اپنے نادان دل کی تسلی کا سامان کرلیں۔ حالانکہ جن کتابوں کے حوالے دیے گئے ہیں وہ ساری کتابیں دیوبندیوں کے کتب خانوں سے آج بھی حاصل کی جاسکتی ہیں لٰہذا حوالوں کو غلط کہہ کر گلو خلاصی کرنا حقیقت سے آنکھیں چرانے کے مترادف ہوگا۔

دوم: یہ کہ حوالوں میں درج کتابوں کو یا ان کے مصنفین ومرتبین ہی کو غیر معتبر کہہ کر نکل جائیں۔ حالانکہ یہ محض خام خیالی ثابت ہوگی یقین نہیں تو حوالوں میں مذکور کتابوں اور ان کے مصنفین ومرتبین کی تحقیق کرکے دیکھ لیں۔

سوم: یہ کہ ان دیو کے بندوں کو "شیطانی مذہب" کا پیروکار قرار دیتے ہوئے ان سے اپنی برأت کا اعلان کردیں اور اہل سنت وجماعت بریلوی میں شامل ہوجائیں۔

اللہ تبارک وتعالی ہم سب کو حق بات سمجھنے کی اور حق بات کی حمایت کرنے کی سعادت نصیب فرمائے اور دیو کے بندوں کے "شیطانی مذہب" سے ہم سب کو محفوظ فرمائے۔ (آمین)

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی

لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا

بیشک شیطان تمہارا دشمن ہے تو تم بھی اسے دشمن سمجھو

(ترجمہ کنزالایمان)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن ۞ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا
وَسَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن ۞ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن ۞ اَمَّا بَعْد
فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ۞
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ۞
اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَکُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْہُ عَدُوًّا

قرآن مقدس میں ایسی متعدد آیات ہیں جن میں اللہ رب العزت نے صاحب ایمان کو شیطان لعین کے مکر و فریب سے آگاہ فرما کر واضح الفاظ میں بار بار فرمایا کہ "بیشک شیطان انسان کا کھلا ہوا دشمن ہے" اور سورہ فاطر کی آیت میں فرمایا کہ "تم بھی اسے دشمن سمجھو" جس پر عمل کرتے ہوئے ہر صاحبِ ایمان بندہ شیطان مردود کو اپنا سب سے دشمن سمجھتا ہے۔ مگر اسی آسمان کے نیچے اسی زمین کے اوپر انگریز کا تشکیل کردہ ایک ایسا بھی فرقہ رہتا ہے جسے شیطان لعین سے بے انتہا محبت ہے، اس فرقہ کے علماء کی تحریر و تقریر میں جا بجا شیطان کے قصیدے ملتے ہیں۔ اس فرقے کو دنیا "دیوبندیت" کے نام سے جانتی ہے۔ دینِ دیوبندیت کو رشید و قاسم نے قائم کیا ہے جیسا کہ زکریا کاندھلوی دیوبندیوں سے خطاب کرتے ہوئے کہتا ہے:

> "ہمارے اکابر حضرت گنگوہی و حضرت نانوتوی نے جو دین قائم کیا تھا اس کو مضبوطی سے تھام لو، اب قاسم و رشید پیدا ہونے سے رہے، بس ان کی اتباع میں لگ جاؤ" (صحبتے با اولیاء، ص ۱۲۵)

اسی حقیقت کو قاری طیب دیوبندی اپنے ایک خط میں بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ

"دیوبندیت کی موجودہ جماعتی تشکیل قیامِ دارالعلوم دیوبند سے شروع ہوئی

ہے جس کی ابتداء حضرت اقدس حاجی امداداللہ صاحب مہاجر مکی قدس سرہ کی سرپرستی میں ان کے دو جلیل القدر خلفاء حضرت نانوتوی اور حضرت گنگوہی سے ہوئی" (نوازشات، جلد اول ص ۲۸۴)

اور دارالعلوم کا قیام ۱۵ محرم ۱۲۸۳ھ مطابق ۳۱ مئی ۱۸۶۶ء کو ہوا، یعنی بقول زکریا و طیب "دینِ دیوبندیت" ۱۸۶۶ء عہدِ انگریز میں قائم ہوا۔ اور دیوبندیوں کی کتابوں سے ثابت ہے کہ دارالعلوم دیوبند میں انگریزوں کا آنا جانا ہمیشہ جاری رہا۔ انگریزوں نے دارالعلوم دیوبندی کی تعریف اور اس کے مہتمم قاسم نانوتوی کے بیٹے محمد احمد کو اپنا وفادار اور شریف آدمی بھی کہا ہے۔ دیکھئے کتاب "مولانا عبید اللہ سندھی اور ان کے چند معاصر، صفحہ ۱۵۲، چونکہ یہ رسالہ اس موضوع کا حامل نہیں ہے ورنہ ان دیو کے بچّوں کی انگریز وفاداری پر سیر حاصل بحث کی جاتی۔

دیوبندی پیر "فنافی الشیطان" ہو گیا

انگریزوں کی پیداوار "دینِ دیوبندیت" کے پیروکار کا شیطان سے ربط و رشتہ اس قدر مستحکم ہے کہ یہ "فنافی الشیطان" ہو چکے ہیں، اور یہ کوئی لفظی دعویٰ نہیں بلکہ یہ ایک زندہ جاوید حقیقت ہے جیسا کہ اشرفعلی تھانوی کہتا ہے کہ

"ایک شیخ تھے پیری مریدی کیا کرتے تھے ان پر ایک حالت طاری ہوئی جس میں وہ یوں سمجھ گئے کہ "میں شیطان ہو گیا ہوں" وہاں اس وقت مولوی شاہ ارشاد حسین صاحب موجود تھے اتفاقاً وہ پیر صاحب ان کے پاس بھی آئے اس وقت مولوی صاحب درس میں مشغول تھے ان پیر صاحب سے حسبِ عادۃ عامہ

سوال کیا آپ کون ہیں انہوں نے کہا کہ شیطان ہوں، مولوی صاحب نے جواب میں کہا کہ اگر شیطان ہو تو لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وہ فوراً وہاں سے اٹھ آئے ان الفاظ نے اور بھی ان کا دل توڑ دیا اور خود کشی کا ارادہ کر لیا ایک مرید سے کہا کہ میں چونکہ شیطان اور مردود ہو گیا ہوں اس لیے اپنے وجود سے دنیا کو پاک کرنا چاہتا ہوں میں اپنی گردن جدا کرتا ہوں اس کے بعد تم دیکھ لینا اگر کھال الجھی رہ جائے (تو) اس کو جدا کر دینا غرض یہ کہ پیر صاحب نے ایک خلوت گاہ میں جا کر خود کشی کر لی اور بقیہ کھال کو مرید نے جدا کر دیا"

(ملفوظات حکیم الامت، جلد ۵، ص ۲۴۸)

غور فرمائیں! "فنافی الشیطان" کی ایسی مثال زمانے میں کہاں ملے گی؟ دیو کے بچوں کے علاوہ کہیں بھی نہیں مل سکتی ہے، تجربہ شرط ہے۔ لیکن واقعہ پڑھ کر ذہن میں اٹھنے والے مختلف سوالات سے صَرفِ نظر کرتے ہوئے ہم قارئین کے سامنے بلاتوقف دیو کے بندوں میں موجود ایک ایسے شیطان کو پیش کرتے ہیں جو اپنا شیطان ہونا خود ہی بتا رہا ہے مگر اشارے سے۔

دیوبندی کو اپنے شیطان ہونے کا اقرار

عنوان دیکھ کر حیرت میں پڑنے کی قطعی ضرورت نہیں کہ یہی حقیقت ہے۔ یقین نہیں تو یہ خود ہی دیکھ لیں۔ محمد صادق آبادی دیوبندی لکھتا ہے:

"حضرت قریشی جب حرم شریف میں حاضر ہوئے تو چودہ دن قیام فرمایا۔ لیکن اس ادب سے رہے کہ نہ کچھ کھایا نہ کچھ پیا۔ نہ پیشاب کیا نہ پاخانہ۔ نہ تھوک چھینکی نہ

ناک صاف کی یعنی نہ کچھ جسم کے اندر کیا نہ کچھ باہر نکالا (اکابر کا مقامِ تواضع، ص ۱۹۲)

نیز لکھا ہے کہ اس نے کہا: "میں "کالا کتا" اس پاک دیس کو کیسے ناپاک کروں" (ایضاً، ص ۱۹۲)

چودہ دنوں تک بنا کھائے پیئے اور بغیر پیشاب پاخانہ کیے کیسے رہا؟ سوال یہ نہیں بلکہ سوال تو یہ ہے کہ اس نے خود کو "کالا کتا" کیوں کہا؟ ہم آپ کو اس کا جواب دیتے ہیں کہ خود کو "کالا کتا" کہنے کے پیچھے راز کیا ہے؟ تو راز یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

اِنَّ الْاَسْوَدَ شَیْطَانٌ یعنی "کالا کتا شیطان ہوتا ہے"

(المعجم الاوسط، مترجم، جلد دوم، حدیث ۲۶۸۵)

اچھا تو یہ بات ہے! صاف لفظوں میں خود کو شیطان کہنے کے بجائے اس دیوبندی خواجہ نے اشارے سے اپنا شیطان ہونا ظاہر کیا ہے۔ واہ! "فنا فی الشیطان" کی ایک اور مکروہ مثال، جو صرف اور صرف "دین دیوبندیت" ہی میں ملے گی۔

ممکن ہے کہ قارئین کرام دیوبندیت کی تاریخ سے ناواقفی کی بنیاد پر یہ سوچنے لگیں کہ بھلا خود کو مسلمان کہنے والے یہ دیو کے بندے جن کو اپنے بڑے بڑے ادارے، تبلیغی جماعت اور اپنی مزعومہ اکثریت پر بڑا ناز ہو، جو درس قرآن و حدیث کا حوالہ دیتے ہوں اور اپنی جماعت کو سب سے بڑی جماعت تصور کرتے ہوں بھلا ایسی جماعت اور ایسے فرقے کے پیر، بزرگ فنا فی الشیخ، فنا فی الرسول اور فنا فی اللہ ہونے کے بجائے "فنا فی الشیطان" کیسے ہو سکتے ہیں؟ ذہن میں ایسا سوال دیو کے بندوں کی تاریخ سے ناواقفیت پر تو آسکتا ہے مگر "دیوبندیت" سے باخبر حضرات بخوبی جانتے ہیں کہ "فنا فی الشیطان" ہونا دیو کے بچوں کی سب سے بڑی سعادت مندی ہے، کیونکہ جس طرح ہم اہلِسنت و جماعت (بریلوی) کے نزدیک اللہ کے ولی حضرت سیدنا غوث الاعظم، حضرت خواجہ غریب نواز، حضرت مجدد الف ثانی، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہم الرضوان

ہیں بعینہٖ ان دیو کے بچوں کے یہاں "شیطان مردود" پابندِ شریعت، مکمل متبع سنت "ولی اللہ" ہے۔ اس بات پر یقین کرنا مشکل تو ہے مگر جب ثبوت سامنے ہو تو انکار بھی نہیں کیا جاسکتا؟

شیطان پابندِ شریعت، مکمل متبعِ سنت ولی اللہ

حکیم الامتِ دینِ دیوبندیت اشر فعلی تھانوی لکھتا ہے کہ

"ابلیس اور بلعام سے بڑی بڑی کھلی کھلی کرامتیں ظاہر ہوئی ہیں"

(جمال الاولیاء، ص۱۵)

ابلیس (شیطان) سے بڑی بڑی اور کھلی کھلی کرامتیں ظاہر ہوئی ہیں، اب آیئے دیوبندی مفتی ہی سے پوچھتے ہیں کہ کرامت کسے کہتے ہیں؟ ہم اگر اپنی طرف سے کہیں گے تو دیو کے بچّوں کو شکایت ہو گی اس لئے دیوبندی سے ہی پوچھ لیتے ہیں۔ چنانچہ دینِ دیوبندیت کا مفتی اعظم رشید احمد لکھتا ہے:

"کرامت ایسے کام کو کہتے ہیں جو کسی پابندِ شریعت اور مکمل متبع سنت ولی اللہ سے بطور خرق عادت صادر ہو۔ جو شخص مکمل طور پر شریعت کا پابند نہ ہو وہ اگر کوئی اعجوبہ دکھائے تو وہ کرامت نہیں بلکہ استدراج، سحر یا مسمریزم وغیرہ ہے"

(احسن الفتاویٰ، جلد اول، ص۵۴۹)

لیجیے! دیو کے بندوں کے مفتی اعظم نے معاملہ بالکل واضح کر دیا کہ کرامت پابندِ شریعت و متبعِ سنت ولی اللہ سے صادر ہوتی ہے، لیکن جو پابندِ شریعت نہ ہو اور کوئی اعجوبہ دکھائے تو اسے کرامت نہیں بلکہ استدراج، سحر یا مسمریزم وغیرہ کہا جاتا ہے۔ لہٰذا اشر فعلی نے شیطان لعین کے اعجوبہ کو "کرامت" کہہ کر اسے (شیطان کو) اپنا پابندِ شریعت و مکمل متبعِ سنت ولی تسلیم کر لیا ہے۔

شیطان تو کفار کا ولی ہے

اب ہم نجیب اللہ دیوبندی کو اس کا اپنا لکھا ہوا یاد دلا دیتے ہیں۔ لکھتا ہے کہ

"قرآن نے تو شیطان کو کافروں کا ولی کہا ہے"

(بریلویوں کی شیطان سے محبت، ص۸)

اور سورہ اعراف کی ایک آیت مع ترجمہ نقل کرنے کے بعد لکھتا ہے:

"اس آیت سے خوب ظاہر ہے کہ شیطان تو مسلمانوں کا ولی نہیں بلکہ شیطان کفار کا دوست (ولی) ہے" (بریلویوں کی شیطان سے محبت، ص۳۱)

نیز لکھتا ہے: "قرآن نے کہا کہ شیطان تو کفار کا ولی ہے" (ایضاً)

نجیب اللہ عمر! بتاؤ اب اپنے بارے میں کیا خیال ہے؟ کچھ لب کشائی یا خامہ فرسائی ہو گی یا چپ شاہ بن جاؤ گے؟ سرِ دست صابر صفدر دیوبندی کی کتاب کی عبارت دیکھیں۔ لکھتا ہے:

"قرآن پاک کو صرف خالی قرآن کہنا یہ قرآن پاک کی توہین و بے ادبی ہے"

(بے ادب بے نصیب، ص۱۹۱)

جبکہ نجیب اللہ دیوبندی کے کتابچہ سے نقل کردہ اوپر اور نیچے والی عبارات کو دیکھیں اس نے دو جگہ "قرآن" لکھا ہے جو بقول صابر صفدر دیوبندی یہ "قرآن پاک کی توہین و بے ادبی ہے"

اور عبد الغنی دیوبندی لکھتا ہے کہ

"قرآن شریف اللہ کے شعائر (نشانیوں) میں سے ہے، جس کی عزت کرنا ضروری

ہے، توہین کرنا قابلِ برداشت چیز نہیں ہے" (فتاویٰ عبد الغنی، ۱۰۳)

مگر دینِ دیوبندیت کے نمک خوار قرآن پاک کی توہین وبے ادبی کو کیسے برداشت کیے ہوئے ہیں؟ کیا قرآنِ مقدس سے زیادہ گھر کا مولوی پیارا ہے؟

ابتداء عشق ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھیے ہوتا ہے کیا

شیطان دیوبندیوں کا معین و مددگار ہے

آپ نے یہ تو معلوم کر لیا کہ غوث وخواجہ ورضا علیہم الرضوان کے مقابل دیو کے بندوں نے شیطان کو اپنا پابندِ شریعت ومکمل متبعِ سنت ولی بنایا ہوا ہے۔ اب آپ کو یہ بھی معلوم ہونا چاہیئے کہ جس طرح ہم اہلسنت وجماعت اولیاء اللہ کو بعطائے الٰہی اپنا معین ومددگار سمجھتے ہیں بالکل اسی طرح دیو کے بندے بھی شیطانِ لعین کو اپنا معین ومددگار سمجھتے ہیں اگرچہ اولیاء اللہ کی قدرت و اختیار کے منکر ہیں۔ چنانچہ ڈاکٹر عبد الحئ عارفی دیوبندی کہتا ہے:

"اللہ تعالیٰ نے نفس اور شیطان کو ہمارا معین ومددگار اور مصاحب بنایا ہے تاکہ ہم صراط مستقیم پر قائم ودائم رہیں یہ نفس وشیطان بظاہر حاوی ہوتے ہیں اور باطن (میں) معاون ہوتے ہیں" (یادگار باتیں، ص ۱۶۸)

جبکہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا (الفرقان، ۲۹)

"اور شیطان تو انسان کو امداد کرنے سے جواب دے ہی دیتا ہے" (تفسیر ماجدی)

شیطان نے اشرفعلی کو بہت نفع پہنچایا

چونکہ شیطان دیوبندیوں کا معین و مددگار ولی ہے اس لئے اشرفعلی تھانوی کو بھی بہت نفع پہنچایا ہے جیساکہ اشرفعلی تھانوی کے ملفوظات میں ہے کہ

"ایک مولوی صاحب نے عرض کیا کہ حضرت شیطان کو جس قدر تمام ہندوستان کے مسلمانوں سے دشمنی ہوگی اتنی تنہا حضرت سے ہوگی کیونکہ اس کے مکر و فریب سے اللہ کی مخلوق کو آگاہ فرماتے رہتے ہیں۔ وہ اس پر جلتا بھنتا ہوگا۔ فرمایا کہ ممکن ہے مگر ساتھ ہی مجھ کو نفع بھی بہت پہنچاتا ہے" (ملفوظات کمالات اشرفیہ، ص ۲۱۷)

جب معین و مددگار اور مصاحب بنا ہی لیا ہے تو نفع تو پہنچائے گا ہی، آخر دیو کے بندے جو ٹھہرے

شیطان کے فوائد کی حد نہیں

حکیم محمد اختر دیوبندی کہتا ہے:

"خواجہ عزیزالحسن مجذوب حضرت حکیم الامت تھانوی کے خاص خلفاء میں سے تھے، شیطان کے وسوسوں کے بارے میں ان کا ایک شعر ہے

بھلا ان کا منہ تھا میرے منہ کو آتے

یہ دشمن انہی کے ابھارے ہوئے ہیں

یہ دشمن اللہ میاں نے پیدا کیا ہے اور اس کے اتنے فوائد ہیں جس کی حد نہیں"

(وساوس کا علاج، ص ۱۱)

عارف کو شیطان سے نفع پہنچتا ہے

اشرف التفاسیر (جو اشر فعلی کے ملفوظات و خطبات سے مستفاد ہے) میں لکھا ہے کہ

"عارف کو بعض وقت بجائے نقصان کے شیطان سے الٹا نفع پہنچ جاتا ہے"

(اشرف التفاسیر دوم، ص ۱۹۱)

حالانکہ شیطان کسی کو فائدہ پہنچاتا ہے یہ بات سرے سے ہی بے بنیاد ہے، لیجیے ثبوت پیش ہے

شیطان خیر خواہ ہے یا بد خواہ؟

شیطان انسان کا (بشر طیکہ انسان ہو) ایسا دشمن ہے کہ خیر خواہی کی صورت میں بد خواہی کرتا ہے اشر فعلی تھانوی اسی بات کو سمجھاتے ہوئے اپنے ایک خطاب میں ایک واقعہ بیان کرتا ہے۔ کہتا ہے:

"ایک شخص کا معمول تھا کہ وہ ایک ہزار مرتبہ تسبیح لے کر لعنۃ اللہ علی الشیطان (شیطان پر اللہ کی لعنت) پڑھا کرتے تھے، ایک مرتبہ دیوار کے نیچے یہ شخص سو رہا تھا کہ ایک شخص نے آکر جگایا اور کہا کہ اس کے نیچے سے ہٹ جاؤ وہ ہٹا اور فوراً دیوار گر پڑی، یہ سمجھا کہ یہ تو بڑا مخلص معلوم ہوتا ہے، پوچھا ارے بھئی تم کون ہو، کہا میں وہی ہوں جس پر تم ہزار بار لعنت بھیجتے ہو، اس نے کہا ارے بھئی تم تو بڑے خیر خواہ نکلے، اس نے کہا خیر خواہ نہیں ہوں میں نے یہ خیال کیا کہ اگر دیوار کے نیچے دب کر مر گیا تو شہید ہو گا اور درجات بڑھیں گے اس لئے ہٹا دیا کہ درجات سے محروم ہو جاؤ"

(خطبات حکیم الامت، جلد ۷، ص ۲۵۹,۲۶۰)

ثابت ہوا کہ شیطان انسان کو نفع نہیں پہنچاتا بلکہ نفع کی صورت میں بھی نقصان ہی پہنچاتا ہے کیونکہ

اِنَّ الشَّیْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ (یوسف،۵)

بیشک شیطان تو انسان کا کھلا ہوا دشمن ہے (تفسیر ماجدی)

لیکن کیا وجہ ہے کہ دیوبندیوں کو شیطان نفع پہنچاتا ہے؟ تو دماغ پہ زیادہ زور دینے کی ضرورت نہیں اللہ جل جلالہ کا فرمان اٹل ہے کہ شیطان دشمن تو ہے مگر انسان کا لیکن جن لوگوں نے شرفِ انسانیت و آدمیت ہی سے خود کو خارج کر لیا ہو ان کو بھلا شیطان کیوں نہیں نفع پہنچائے گا؟ جی ہاں! دیوبندی انسان نہیں جانور ہوتے ہیں، اور یہ کوئی بہتان یا الزام نہیں بلکہ یہی سچائی ہے۔ لیجیے ثبوت حاضر ہے

اشرفعلی تھانوی آدمی نہ بن سکا

شفیع دیوبندی کے متعلق ہے کہ

"حکیم الامت حضرت تھانوی کا ارشاد نقل فرمایا کہ..... ہم تو آدمی نہ بن سکے"

(یادگار باتیں، ص۲۰۶)

حالانکہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

خَلَقَ الْاِنْسَان یعنی "بنایا آدمی" (تفسیر عثمانی)

اللہ جل جلالہ فرماتا ہے: آدمی بنایا.... اور اشرفعلی کہتا ہے کہ ہم تو آدمی نہ بن سکے۔ تو کیا رہ گیا؟ اس کا جواب دیتے ہوئے خود اشرفعلی کہتا ہے:

"میں تو اپنے کو کتّوں اور سوروں سے بھی بدتر سمجھتا ہوں اگر کسی کو یقین نہ ہو تو

میں اس پر حلف اٹھا سکتا ہوں" (اشرف السوانح، سوم چہارم، ص ۵۸)

قارئین! اب آپ خود ہی فیصلہ کریں کہ جو آدمی ہی نہ ہو اور کتّوں اور سوروں سے بھی بدتر ہونے پہ قسم کھانے کو تیار ہو وہ کیا ہو گا؟ یہ ساجد خان نقشبندی ہی بہتر بتائے گا۔

عزیزالحسن مجذوب نرے جانور ہی تھے

فقیر اسلم نقشبندی لکھتا ہے:

"حضرت خواجہ عزیزالحسن مجذوب فرمایا کرتے تھے کہ حضرت تھانوی کی صحبت میں جانے سے پہلے تو ہم نرے جانور ہی تھے" (حضرت جی کا انداز تربیت، ص ۲۱۲)

دوسرے دیوبندی میں جانوروں والی عادت

اور اپنے متعلق یہی فقیر اسلم نقشبندی لکھتا ہے:

"یہی حال راقم الحروف کا بھی تھا کہ حضرت شیخ کی صحبت میں جانے سے پہلے جانوروں والی عادت تھیں" (حضرت جی کا انداز تربیت، ص ۲۱۲)

جانوروں کی کمی نہیں غالب

جانوروں کی بات نکل ہی پڑی ہے تو دیوبندیوں کے پیر فقیر ذوالفقار نقشبندی کی بھی سن لیں۔

کہتا ہے کہ

"حضرت مولانا احمد لاہوری اپنے درس قرآن میں ایک عجیب واقعہ سنایا کرتے تھے فرماتے تھے کہ میں بازار جارہا تھا مجھے ایک بزرگ نظر آئے ان کے چہرے کی نورانیت بتاتی تھی کہ یہ کوئی صاحب نسبت آدمی ہیں، میں نے قریب ہو کر سلام کیا انہوں نے مجھ سے پوچھا احمد علی انسان کہاں رہتے ہیں؟ فرماتے ہیں، میں نے ارد گرد دیکھا بازار بندوں سے بھرا ہوا ہے میں نے کہا حضرت یہ سب انسان ہی تو ہیں، یہ بات سن کر انہوں نے عجیب سے انداز میں ایک نگاہ دوڑائی اور کہنے لگے یہ سب انسان ہیں؟ ان کے کہنے میں کوئی تاثیر ایسی تھی کہ مجھ پر ایسی کیفیت ہوئی کہ مجھے بازار کتے بلی اور جانوروں سے بھرا نظر آیا ان میں کوئی کوئی خدا کا بندہ تھا، جب میری کیفیت ختم ہوئی وہ بزرگ چلے گئے تھے"

(عمل سے زندگی بنتی ہے، ص۹)

غور فرمائیں! کوئی کوئی خدا کا بندہ تھا (جو یقیناً سنّی رہا ہوگا) ورنہ کتّے بلّی اور جانوروں سے بازار بھرا نظر آیا۔ اور پیچھے آپ نے چند جانوروں کے اقبالیہ بیانات ملاحظہ کر ہی لیا ہے۔ اب ہم چند اور بھی جانوروں کو نام بنام پیش کرتے ہیں۔

احمد رائے بریلوی کتا تھا

احمد رائے بریلوی کہتا ہے:

"مجھ کتّے کی صورت اپنے سے منہدم کر" (ارواح ثلاثہ، حکایت نمبر ۱۱۸)

اسماعیل دہلوی جَل مانُس تھا

مرزا حیرت دہلوی لکھتا ہے:

"اس کثرت سے پانی میں رہنے نے آپ (اسماعیل) کو جَل مانُس کا لقب دلوا دیا تھا"

(حیات طیبہ، ص ۴۵)

قاسم نانوتوی کی کتوں میں شمار ہونے کی آرزو

قاسم نانوتوی لکھتا ہے:

"امیدیں لاکھوں ہیں لیکن بڑی امید ہے یہ
کہ ہو سگانِ مدینہ میں میرا نام شمار" (قصائد قاسمی، ص ۹)

سگِ مدینہ، سگِ غوث و خواجہ پر اعتراض کرنے والے دیو کے بندو! ذرا اس پر بھی لب کشائی کرو۔

فیض الحسن بھینسا تھا

"حضرت (یعنی قاسم نانوتوی) نے ہنس کر جواب دیا ایک بھینسا تو موجود ہے (اشارہ تھا مولانا فیض الحسن صاحب کی طرف کہ مولانا سیاہ فام اور بدن کے موٹے اور دوہرے تھے)"

(ارواح ثلاثہ، حکایت نمبر ۲۴۲)

دیو کے بندو! اگر سیاہ فام ہونے کی وجہ سے فیض الحسن کو بھینسا کہا جا سکتا ہے تو اس اصول سے تو

ابوایوب قادری دیوبندی بھی "بھینسا" کہلانے کا حق رکھتا ہے، کیونکہ یہ بھی سیاہ فام ہے اگرچہ زیادہ موٹا نہیں مگر "بھینسا" کے خطاب پانے کے لئے سیاہ فام تو ہے؟ دیو کے بندو! آخر کیا وجہ ہے کہ اپنے ابوایوب قادری کو "بھینسا" کے خطاب سے محروم رکھا ہوا ہے؟ یہ کیسی بے رخی ہے؟

گالی باز حسین احمد ٹانڈوی دنیادار پیٹ کا کتّا

گالی باز حسین احمد ٹانڈوی کہتا ہے:

"میں اتنا بڑا دنیادار پیٹ کا کتّا ہوں کہ دینی خدمات دنیا کے بدلہ میں کرتا ہوں"

(آداب الاختلاف، ص ۱۷۴)

اگر گالی باز حسین احمد اپنے قول میں سچا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ آج ہر وہ دیوبندی جو تنخواہ لے کر پڑھاتا ہے "بڑا دنیادار پیٹ کا کتّا" کہلانے کا مستحق ہے۔ تو دیو کے پیارے پیارے پیارے بچّو! کیا خیال ہے؟ علماء اہلسنت بالخصوص اعلیٰ حضرت پہ تو خوب بھونکتے ہو، اب ہم بھی تم کو "پیٹ کا کتا" کہہ سکتے ہیں نا؟ کوئی اعتراض تو نہیں؟

دیوبندیوں کی مثال بندر کی سی ہے

محمد فاروق دیوبندی اسی کتاب میں اپنے مولوی کا قول لکھتا ہے کہ

"ہم لوگوں کی مثال اس بندر کی سی ہے" (آداب الاختلاف، ص ۱۶۵)

اب جن لوگوں کے عقیدے کی مثال گدھے کے عضو مخصوص (ذَکر) کے جیسی ہو (دیوبندیوں کے عقیدے کی مثال کے لیے دیکھیے ملفوظات حکیم الامت، جلد ۳ ص ۲۵۵) ان لوگوں کی مثال تو بندر جیسی ہوگی ہی بلکہ یہ لوگ بندر ہی ہیں، لیجیے ثبوت حاضر ہے، ملاحظہ کریں

دیوبندی اپنے شیخ کا بندر

فیروز میمن دیوبندی کہتا ہے:

"میں تو اپنے شیخ کا بندر ہوں" (تصویر کشی اور میڈیا کی تباہ کاریاں، ص ۷)

"میں تو اپنے شیخ کا بندر ہوں" (تصویر کشی اور میڈیا کی تباہ کاریاں، ص ۱۷)

ہاں! تم لوگوں کے بندر ہونے میں کوئی شک نہیں، ہمیں یقین کامل ہے کہ تم لوگ بندر ہی ہو مگر صرف بندر ہی نہیں بلکہ گدھا، کتا، بلّی، بھینسا، وغیرہ جانور بھی ہو بلکہ بقول اشرفعلی تھانوی اس سے بھی بدتر ہو۔

خواجہ فضل قریشی دیوبندی کالا کتا

دیو کے بندوں کا شیخ المشائخ خواجہ محمد فضل قریشی کہتا ہے:

"میں کالا کتّا اس پاک دیس کو کیسے ناپاک کروں" (اکابر کا تواضع، ص ۱۹۲)

اور "کالا کتا" فرمانِ رسول ﷺ کے مطابق "شیطان ہوتا ہے" حوالہ پیچھے گزر چکا۔

دیوبندی گدھے اور شیطان ہوتے ہیں
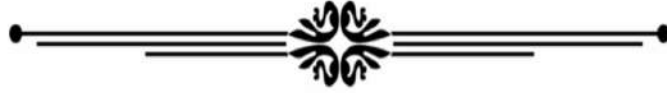
دینِ دیوبندیت کا مفتیٔ اعظم رشید احمد کہتا ہے:

"ایک دن ہم فتح باغ سے تفریح کے بعد واپس آرہے تھے سامنے سے ایک گدھا گاڑی آتی دکھائی دی جس میں دو گدھے لگے ہوئے تھے وہ دونوں دور ہی سے زور زور سے چیخنے لگے، میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا:
یہ گدھے تو ہمیں بتا رہے ہیں کہ تم بھی ہماری طرح گدھے ہی ہو، اس لیے کہ گدھا عموماً اس وقت رینکتا ہے جب اسے کوئی دوسرا گدھا نظر آتا ہے، لہذا ذرا اپنا محاسبہ اور توبہ واستغفار کر کے انسان بننے کی کوشش کریں"

(خطبات الرشید، اول، ص ۳۱۰)

وہ! رشید احمد نے تو معاملہ بالکل صاف و شفاف کر دیا، اور واضح الفاظ میں بتا دیا کہ دیو کے بندے گدھے ہوتے ہیں اور یہ بھی بتا دیا کہ گدھا عموماً اس وقت رینکتا ہے جب اسے دوسرا گدھا نظر آتا ہے، اور اس سے استدلال کرتے ہوئے دیوبندیوں کو گدھا ثابت کر دیا لیکن ہم دیوبندیوں کی معلومات کے لئے یہ بھی بتا دیتے ہیں کہ حضور سرورِ کائنات ﷺ کا فرمان ہے:

"وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِنَّهُ رَأَى شَيْطَانًا"
(صحیح البخاری)

اور جب گدھے کی آواز سنو تو شیطان سے اللہ کی پناہ مانگو کیونکہ اس نے شیطان کو دیکھا ہے۔

معلوم ہوا کہ شیطان کو دیکھ کر گدھا چیختا ہے۔ اور رشید احمد اور اس کے ہمراہیوں کو دیکھ کر گدھے کا زور زور سے چلانا بتاتا ہے کہ گدھے نے شیطان ہی کو دیکھا تھا۔ اور پھر رشید احمد نے دیوبندیوں سے کہا کہ "انسان بننے کی کوشش کریں"

دیوبندیوں کو انسان بنانا بہت مشکل ہے

یہ ہم نہیں کہتے بلکہ دیوبندی فقیر اسلم نقشبندی لکھتا ہے کہ

"ہمارے حضرت جی دامت برکاتہم فرمایا کرتے ہیں کہ انسان بننا اور بنانا بڑا مشکل ہے جو بنتا ہے یا بناتا ہے وہی پتا پاتا ہے" (حضرت جی کا انداز تربیت، ص ۲۳۹)

دیوبندیوں پر انسان بننا فرض ہے

اشرفعلی تھانوی کہتا ہے:

"انسان بننا فرض ہے۔ بزرگ بننا فرض نہیں اس لیے کہ انسان نہ بننے سے دوسروں کو تکلیف ہو گی بزرگ نہ بننے سے اپنے ہی کو تکلیف ہو گی دوزخ میں جائے۔ انسان ہو گا تو اس سے دوسروں کو تکلیف نہ ہو گی اس لیے میں انسان بنانے کی کوشش کرتا ہوں بزرگ نہیں بناتا" (اصلاح دل، ص ۱۵۴)

اللہ اکبر! دینِ دیوبندیت میں انسانیت کا ایسا فقدان ہے کہ ان پر "انسان بننا" فرض قرار دیا گیا ہے۔

حالانکہ اشرفعلی تھانوی خود آدمی (انسان) نہیں بن سکا دیکھئے صفحہ نمبر ۲۹ اور غور کیجیے کہ جو خود ہی انسان نہ ہو وہ دوسرے کو کیا خاک انسان بنائے گا؟

دیوبند بَیلوں اور گدھوں کا علاقہ ہے

ایک دوبندی روح اللہ نقشبندی لکھتا ہے:

"دیوبند میں ایک بزرگ تھے مولانا فرید الدین صاحب اور ان کے زمانے میں ایک مجذوبہ تھی، وہ ننگی پھرا کرتی تھی، کسی نے پوچھا کہ تو ستر کیوں نہیں چھپاتی کہنے لگی بیلوں اور گدھوں سے پردہ کا حکم نہیں ہے پردہ آدمیوں سے ہوتا ہے"

(مجاذیب کی پراسرار دنیا، ص ۸۴)

سوشل میڈیا پر نام نہاد باباؤں اور کچھ بے غیرت عورتوں کی (جن کا بریلویت سے دور کا بھی تعلق نہیں) تصاویر اپلوڈ کر کے بریلویت کو بدنام کرنے والے دیو کے بندو! اپنی اس ننگی مجذوبہ پہ بھی کچھ بولنے کی جرأت کرو؟ جس نے باشندگانِ دیوبند کو بیل اور گدھا کہا ہے۔

قارئین کرام! دیکھا آپ نے ان شیطان اور جانور دیوبندیوں کی حقیقت؟ صفحہ ۱۳۱ دیکھیں کہ احمد لاہوری دیوبندی کو بھی کتے بلّی اور جانوروں سے بھرا بازار نظر آیا۔ لہٰذا ان تمام اقتباسات سے اظہر من الشمس ہو گیا کہ دیوبندی شیطان اور مختلف قسم کے (یعنی کتّا، بندر، بلّی گدھا، بَیل اور بھینسا) جانور ہیں انسان ہرگز بھی نہیں۔ اسی لیے شیطان دشمنِ انسان ان دیو کے بندوں کا معین و مددگار اور مصاحب ہے۔

دیوبندی جانوروں کا چڑیا گھر پیش کرنے کی وجہ کیا ہے؟

محترم قارئین!

ایک ضروری بات یہاں ہم بتانا چاہتے ہیں کہ دیوبندیوں کا "چڑیا گھر" آپ نے جو صفحہ نمبر ۲۹ تا صفحہ نمبر ے ۳ ملاحظہ کیا اس کی وجہ یہ ہے کہ عہدِ حاضر کا گالی باز دیوبندی ساجد نقشبندی اپنے ایک مضمون میں اعلیٰ حضرت محدث بریلوی علیہ الرحمہ کے متعلق لکھتا ہے کہ

"استاد کو خان صاحب کے جن و انسان ہونے میں تردد، خان صاحب کو اپنے کتے ہونے کا اقرار اولاد کے کتے ہونے کا یقین جس آدمی کو انسان ثابت نہیں کیا جاسکتا یہ رضاخانی اسے امام اہلسنت بنانے پر تلے ہوئے ہیں نیز جب رضا خان نے خود کہا کہ میرے جیسے کتے آوارہ اور بھی پھر رہے ہیں تو اس کی اولاد اعلیٰ نسل کے کتے کیسے ہوگئے؟ اس عقدے کو بھی حل کریں"

(نور سنت کا ترجمۂ کنزالایمان نمبر، ص ۴۴)

گالی باز ساجد نقشبندی کو بھی چاہیئے کہ یہ عقدہ حل کرے کہ جانوروں کی جس ٹولی کو انسان ثابت نہیں کیا جاسکتا بھلا ان کتّے، بندر، بلّی، گدھا، بیل، بھینسا جانوروں اور کتّوں اور سوروں سے بدتر جانور اشرفعلی تھانوی کو حکیم الامت، مجدد ملت، تو کسی کو شیخ المشائخ، شیخ الاسلام، عالم، پیر، بزرگ بنانے پر تم لوگ کیوں تلے ہو؟ جانوروں میں شیخ المشائخ، شیخ الاسلام، عالم، پیر بزرگ اور حکیم الامت و مجدد بھی ہوتا ہے کیا؟

شیطان سب سے بڑا موحد

اللہ یار خاں دیوبندی لکھتا ہے:

"سب سے بڑا موحد تو شیطان کو سمجھا جاتا ہے اس کی توحید ایسی سخت تھی کہ خود اللہ تعالیٰ کے حکم کے باوجود غیر اللہ کے سامنے جھکنا گوارا نہ کیا۔ جبھی تو اس کے عقیدت مند یہاں تک کہہ گئے ہیں کہ

شیطان و ابو جہل کی عظمت کی قسم
سو بار غلامی سے بغاوت بہتر" (حیات النبی، ص ۱۴)

اللہ یار خاں کی شیطان سے محبت کی گہرائی دیکھیں نہ صرف یہ کہ اس لعین کو سب سے بڑا موحد کہا ہے بلکہ شیطان و بو جہل کی عظمت کی قسم کھا کر غلامی سے بہتر بغاوت کو بتا رہا ہے۔

حالانکہ اشرفعلی تھانوی نے لکھا ہے:

"فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس شخص نے اللہ کے سوا کسی اور کی قسم کھائی اس نے کفر کیا یا یوں فرمایا کہ اس نے شرک کیا" (بہشتی زیور کامل ساتواں حصہ، ۳۹۷)

ایک اور دیوبندی شعیب اللہ مفتاحی لکھتا ہے:

"جس نے اللہ کے علاوہ کسی اور کی قسم کھائی اس نے شرک کیا"
(التوحید الخالص، ص ۱۴۹)

اللہ یار خاں دیوبندی نے لکھا ہے کہ اس کے عقیدت مند نے یہ شعر کہا ہے، جواب میں عرض ہے کہ

دیو کے بندوں سے زیادہ شیطان کا عقیدت مند بھلا کون ہو سکتا ہے؟ جس کی دلیل کے لیے یہی رسالہ کافی ہے۔ مزید حوالے اور بھی ملاحظہ فرمائیں

شیطان کو توحید کا ہیضہ ہو گیا تھا

اشر فعلی تھانوی کہتا ہے:

"ایک اور کام کی بات بتاتا ہوں جو میں نے حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب سے سنی ہے۔ مولانا فرماتے تھے کہ شیطان کا جرم انکار صانع وانکار توحید نہ تھا بلکہ موحد تو وہ ایسا تھا کہ نالائق کو توحید کا ہیضہ ہو گیا تھا اس لیے غیر حق کو سجدہ نہ کیا بلکہ اس کا جرم یہ تھا کہ اس نے حق تعالیٰ کے حکم کو خلاف حکمت سمجھا" (معارف الاکابر، ص۳۰۶)

شیطان ایسا موحد تھا کہ اسے توحید کا ہیضہ تھا۔ اب ہم آپ کو دیو کے بندوں کے یہاں موحد کا مقام کیا ہے یہ بتاتے ہیں

گوہ (پاخانہ) خور موحد

چنانچہ اشر فعلی تھانوی لکھتا ہے:

"ایک موحد سے لوگوں نے کہا کہ اگر حلوا وغلیظ ایک ہیں تو دونوں کو کھاؤ انہوں نے بشکل خنزیر ہو کر گوہ (پاخانہ) کو کھالیا پھر بصورت آدمی ہو کر حلوا کھایا"

(امداد المشتاق، ص۱۰۶)

اس موحد نے گوہ کھایا، اچھا کیا اور کھائے ہمیں کیا مطلب؟ لیکن اس کی قدرت اور اختیار تو دیکھیں

کہ جب چاہا خنزیر بن گیا اور جب چاہا انسان، اگر یہی بات علماء اہلسنت کی کسی کتاب میں ہوتی تو اب تک شرک کا فتویٰ لگ چکا ہوتا۔ اور کتابوں کے نہ جانے کتنے صفحات سیاہ کر دیے گئے ہوتے کیونکہ ان دیو کے بندوں کا عقیدہ ہے کہ "جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں" (تفویت الایمان)

رنڈیوں کا پیر توحید میں غرق

دیو کے بندوں کا ایک اور موحد ہے جس کے بارے میں رشید گنگوہی کہتا ہے:

"ضامن علی جلال آبادی توحید ہی میں غرق تھے" (تذکرۃ الرشید دوم، ص ۳۰۶)

اور یہ توحید میں غرق جلال آبادی رنڈیوں کے مکان پہ ٹھہرا کرتا تھا اور رنڈیاں اس سے یہیں ملا کرتی تھیں مگر ایک بار جب ایک رنڈی ملنے نہیں آئی تو اس کو بلوایا اور جب آئی تو نہایت ادب سے پوچھا

"بی تم کیوں نہیں آتی تھیں؟ اس نے کہا حضرت روسیاہی کی وجہ سے زیارت کو آتی ہوئی شرماتی ہوں، میاں صاحب بولے بی تم شرماتی کیوں ہو کرنے والا کون اور کرانے والا کون وہ تو وہی ہے۔ رنڈی یہ سن کر آگ ہو گئی اور خفا ہو کر کہا لاحول ولا قوۃ اگرچہ میں روسیاہ و گنہگار ہوں مگر ایسے پیر کے منہ پر پیشاب بھی نہیں کرتی"

(تذکرۃ الرشید دوم، ص ۳۰۶)

دیکھا آپ نے؟ ایسے ہوتے ہیں "دینِ دیوبندیت" میں موحد، کہ کسی کو توحید کا ہیضہ ہوا اور وہ گستاخ راندۂ بارگاہِ خداوندی ہوا، کوئی "گوہ خور" موحد ہوا اور کوئی توحید میں ایسا غرق ہوا کہ اس کی بکواس کی وجہ سے اس کے منہ پر رنڈی بھی پیشاب کرنے کو تیار نہیں۔

شیطان نے کتنی جرأت کا ثبوت دیا

اب دیکھیں شیطان لعین کو اپنا معین و مددگار مصاحب اور متبع سنت ولی سمجھنے والے دیو کے بندے کیسے شیطان کی تعریف کرتے ہوئے اس کی جرأت کو سراہتے ہیں۔ عطاء اللہ بخاری کہتا ہے:

"شیطان نے کتنی جرأت کا ثبوت دیا حضرت آدم علیہ السلام کو نہیں مانا اور آخر تک نہیں مانا۔ ابدی لعنت قبول کر لیا مگر منافقت نہ کی۔ اگر ہم اس کو مشورہ دیتے کہ کم بخت نہیں مانتا آدم کو دل سے نہ سہی ظاہراً تو سجدہ کر لے مقابلہ کر کے کیوں جہنمی بنتا ہے؟ وہ کیا کہتا؟ یہی تو جواب دیتا کہ جہنم منظور ہے مگر منافقت نہیں ہو سکتی" (اکابرین کے پاکیزہ لطائف، ص ۳۱)

اس عقیدت و محبت اور تعریف و توصیف پر بھی کوئی دیو کا بندہ بالخصوص نجیب اللہ عمر کچھ بولنا چاہے گا؟ یا بس چپ شاہ بن کر "ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم" پر عمل کرے گا؟

شیطان استاد بنانے کے قابل ہے

شیطان سے دیو کے بندوں کی مثالی عقیدت و محبت کی ایک اور مکروہ تصویر ملاحظہ کریں۔ اشرفعلی تھانوی کہتا ہے:

"ہمت میں تو شیطان استاد بنانے کے قابل ہے کہ تھکتا ہی نہیں"

(اشرف التفاسیر جلد دوم، ص ۱۹۱)

تو پھر دیر کیسی؟ استاد بھی بنالو، پابندِ شریعت اور مکمل متبعِ سنت ولی بنا ہی لیا ہے اب استاد بھی بنالو؟

شیطان مردود کیوں ہوا؟

ساری دنیا جانتی ہے کہ شیطان دشمنِ انسان اپنی خباثت و تکبر کی وجہ سے مردود ہوا مگر یہ دیو کے بندے شیطان کی محبت میں اس درجہ گر چکے ہیں کہ انہیں شیطان کی غلطی نظر ہی نہیں آتی بلکہ اس کی مردودیت کا ذمہ دار ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام کو ٹھہراتے ہیں۔ جیسا کہ ادریس کاندھلوی دیوبندی لکھتا ہے:

"شیطان جو آدمؑ کی وجہ سے مردود ہوا وہ خار کھائے ہوئے تھا"

(معارف القرآن اول، ص ۱۹۱)

شیطان عابد، عالم اور عارف ہے

ڈاکٹر عبدالحئ عارفی دیوبندی کہتا ہے:

"شیطان میں تین عین ہیں.... یعنی عابد بہت بڑا ہے...... عالم بہت بڑا ہے..... عارف بہت بڑا ہے"

(اشرف التفاسیر جلد دوم، ص ۱۹۱)

قارئین کرام! اب آپ یہ مت پوچھئے گا کہ شیطان میں "عین" وہ بھی "تین عین" کدھر ہیں؟ ورنہ بے چارے ڈاکٹر عارفی کے ساتھ پوری ذرّیتِ دیوبندیت شرمندہ ہو جائے گی۔ البتہ اس وقت ہم نجیب اللہ عمر دیوبندی کو خود اسی کا قول یاد دلا دیتے ہیں۔ نجیب اللہ لکھتا ہے:

"اہلِ بدعت نے اپنے دل میں موجود شیطان کی عقیدت کو ان تین اعزازات

کے اقرار سے ظاہر کر دیا" (بریلویوں کی شیطان سے محبت، ص۲۷)

دیوبندی ڈاکٹر نے کہا ہے کہ شیطان "عابد بہت بڑا ہے "یعنی شیطان آج بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف ہے، اور دیوبندیوں سے زیادہ عبادت کرتا ہے تبھی تو بہت بڑا عابد کہا ہے۔ پھر کہا "عالم بہت بڑا ہے" بہت بڑا سے مراد کتنا بڑا ہے یہ تو دیو کے بندے ہی بہتر بتا سکتے ہیں۔ آپ کو کہیں کوئی دیوبندی ملے تو ضرور دریافت کر لیں۔

شیطان علم میں کسی سے کم نہیں

شیطان کی علمی شان کو ایک اور دیوبندی نے بیان کیا ہے۔ یہ ہے رفیع عثمانی، کہتا ہے:

"علم کے اندر شیطان کسی سے کم نہیں ہے" (اصلاحی تقریریں، دوم، ص۸۴)

اور اہلِ علم جانتے ہیں کہ خلیل انبیٹھوی نے "براہین قاطعہ" میں شیطان کی وسعتِ علمی کو نص قطعی سے تسلیم کرتے ہوئے حضور اقدس ﷺ کی وسعت علمی کا انکار کیا ہے۔

شیطان کا کام خدا کے لیے ہوتا ہے

اس کے بعد دیوبندی ڈاکٹر نے کہا کہ شیطان "عارف بہت بڑا ہے "تو پہلے آپ یہ معلوم کر لیں کہ عارف کہتے کسے ہیں؟ چنانچہ اشرفعلی تھانوی جس کے پیر دھو کر پینا دیوبندیوں کے لئے نجات اخروی کا سبب ہے (تذکرۃ الرشید اول، ص۱۱۳) یہ کہتا ہے:

"عارف کا کوئی کام اپنے واسطے (یعنی اپنے حظ نفس کے واسطے) نہیں ہوتا بلکہ خدا کے واسطے ہوتا ہے" (ملفوظات کمالات اشرفیہ، ص ۶۴)

یعنی شیطان جو ایمان والوں کو بہکاتا ہے، عبادات سے روکتا ہے، گناہیں کرواتا ہے، لڑائی دنگے فساد وغیرہ جو بھی کرواتا ہے وہ سب اپنے لئے نہیں بلکہ اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کے لئے کرتا ہے؟ اگر ایسا ہے تو پھر شیطان پہ لعنت کیوں؟ کدھر گیا نجیب اللہ عمر؟ اپنے گھر والوں کی شیطان مردود سے اس عقیدت و محبت پر خاموشی کیوں؟

بے چارے شیطان کو بدنام کر رکھا ہے

اب اشرفعلی کی بھی سنیں، کہتا ہے:

"شیطان کو جس قدر بدنام کر رکھا ہے اس کا مستحق وہ بے چارہ ہے نہیں"

(بدنگاہی کا وبال، ص ۵۸)

اندازہ کریں شیطان کی محبت ان دیو کے بندوں کے دلوں میں کیسا راسخ ہے کہ شیطان کی طرفداری علی الاعلان کرنے لگے اور اسے بچانے کی ہر ممکن کوشش پر کاربند ہیں۔

شیطان کو برا نہ کہو

اب دیکھیں کیسے شیطان کی حفاظت کا انتظام کیا جا رہا ہے، اشرفعلی تھانوی کہتا ہے:

"حضرت رابعہ تو شیطان کو بھی برا نہ کہتی تھیں" (مواعظ اشرفیہ دوم، ص ۳۵۵)

ایک اور موقع سے یہی تھانوی کہتا ہے:

"حضرت رابعہ بصریہ شیطان پر بھی لعنت نہ کرتی تھیں اور فرماتی تھیں کہ جس قدر لعنت میں وقت صرف کیا جائے۔ اس سے بہتر ہے کہ یہ وقت ذکر محبوب میں صرف کیا جائے" (معارف الاکابر، ص ۳۵۰)

اگر ایسا ہی ہے تو پھر قارئین صفحہ نمبر ۲۸ پر "شیطان خیر خواہ ہے یا بد خواہ" کے زیر عنوان دیکھیں ایک واقعہ خود اشرف علی ہی نے بیان کیا ہے جس میں ایک شخص کا معمول تھا کہ تسبیح لے کر ایک ہزار مرتبہ "لعنۃ اللہ علی الشیطان" پڑھا کرتا تھا۔ لیکن اب شیطان کو لعنت کی مار سے بچانے کے لیے حضرت رابعہ بصریہ کا سہارا لیا جا رہا ہے۔ یہی نہیں بلکہ ادریس کاندھلوی تو لکھتا ہے:

"(جو شخص شیطان کو برا بھلا کہتا) تو فضیل ابن عیاض اس سے یہ کہتے کہ اے کذاب اور اے مفتری اللہ سے ڈر اور اعلانیہ طور پر شیطان کو برا مت کہہ، حالانکہ اندرونی طور پر تو شیطان کا سچا اور پکا دوست ہے"

(معارف القرآن، جلد ۶، ص ۳۹۷)

اس طرح بزرگوں کے فرامین سنا کر یہ دیو کے بندے شیطان کو لعنت سے بچانے کی ناکام کوشش کرتے ہیں تاکہ محبتِ شیطان کا حق ادا ہو سکے۔

احمد علی لاہوری دیوبندی کہتا ہے:

"شیطان اس لحاظ سے بڑا عقلمند ہے کہ بڑے بڑے عقلمندوں کو بے وقوف بنادیتا ہے" (اہلِ دل کے انمول اقوال، ص ۲۸۵)

احمد علی لاہوری نے "بڑے بڑے" کا لفظ استعمال کیا ہے جو نجیب اللہ دیوبندی کے نزدیک قابل گرفت ہے اور یہ والا جملہ کھری کھری سنانے کے لائق ہے۔ دیکھئے کتابچہ "بریلویوں کی شیطان سے محبت" صفحہ ۱۴، تو نجیب اللہ کو چاہیئے کہ اپنے اصول کے مطابق پہلے احمد علی لاہوری کو کھری کھری سنالے پھر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خاں نعیمی قدس سرہ کی بات کرے۔

خیر! احمد علی لاہوری کی اسی بات کو حکیم اختر دیوبندی اپنے الفاظ میں یوں بیان کرتا ہے:

"شیطان مومن کو بے وقوف بناتا ہے، الّو بناتا ہے"

(ہم جنس پرستی کی تباہ کاریاں، ص ۳۶)

باوجود اس کے شیطان سے دیوبندیوں کی کیسی قربت ہے ملاحظہ کریں

ایک دیوبندی کے ساتھ سو سو شیطان ہوتے ہیں

فضل الرحمٰن دیوبندی اپنے پاس آنے والے لوگوں کے ساتھ بڑی بد اخلاقی کا برتاؤ کرتا تھا اس کی وجہ دریافت کی گئی تو جواب کیا ملا؟ سوال و جواب ملاحظہ کریں:

"ایک مرتبہ لوگوں نے کہا کہ حضرت آنے والوں کے ساتھ ذرا تو اخلاق سے پیش آیا کیجیے، فرمایا ایک ایک آدمی کے ساتھ سو سو شیطان ہوتے ہیں، میں اس وجہ سے ان کو نکالتا ہوں" (قصص الاکابر، ص ۴۸)

شیطان کے ساتھ دیو کے بندوں کا ربط ایسا مضبوط ہے کہ زندگی بھر تو ایک دیوبندی کے ساتھ سو سو شیاطین رہتے ہی ہیں مگر ان کے مرنے کے بعد بھی پیچھا نہیں چھوڑتے بلکہ ان کے مردہ بدن میں گھس جاتے ہیں۔ چنانچہ محمود حسن دیوبندی سے سوال ہوا:

شیطان مردہ بدن میں گھس جاتا ہے

"عرض: کیا شیطان کو قبر میں بھی شرارت کرنے کی قدرت ہے؟
ارشاد: اس کو قبر میں جا کر ایمان خراب کرنے کی قدرت نہیں البتہ دفن سے پہلے ضرور شرارت کرنے پر قدرت ہے، مردہ کے بدن میں گھس جاتا ہے اس واسطے حدیث شریف میں میت کو تنہا چھوڑنے سے منع کیا گیا ہے"

(ملفوظات فقیہ الامت، قسط عاشر، ص ۱۱)

مردہ لڑکی اٹھ کر ناچنے گانے اور ہنسنے لگی

نیز محمود حسن دیوبندی کہتا ہے:

"دہلی میں حضرت مولانا محمد یحیٰ صاحب کے پاس ایک عورت آئی اور کہا کہ میری لڑکی کا انتقال ہو گیا ہے، مگر اس کا حال عجیب ہے کبھی روتی ہے کبھی ہنستی ہے کبھی ناچتی گاتی ہے۔ مولانا اس کے ساتھ اس کے مکان پر تشریف لے گئے اور اس سے کہا کہ تم اپنے عزیز و اقارب کو بلا لو، وہ چلی گئی تو مولانا نے نماز کی نیت باندھ لی

لڑکی جو سامنے چارپائی پر تھی اٹھی اور ناچتی گاتی ان کے پاس آئی اور منہ چڑانا شروع کیا مولانا نے زور سے اس کے ایک تھپڑ مارا جس سے وہ چارپائی پر جا کر گری۔ بات کیا تھی شیطان تھا جو اس مردہ لڑکی کے بدن میں گھس آیا تھا وہی ہنستا ناچتا گاتا تھا"

(ملفوظات فقیہ الامت، قسط عاشر، ص ۱۲)

قارئین کرام! دیوبندی کی نماز کیسی تھی کہ نماز توڑ کر لڑکی کو ایسا زوردار تھپڑ مارا کہ لڑکی (جس میں شیطان تھا) چارپائی پر جا گری یہ سوال اپنی جگہ مگر ہمیں تو دیو کے بندوں سے بس اتنا ہی دریافت کرنا ہے اور اگر آپ کو بھی کہیں دیو کا بندہ ملے تو پوچھ لیں کہ آج بھی شیطان مردہ لڑکیوں میں گھس جایا کرتا ہے کیا؟ یا یہ آفر ختم ہو چکا؟

اس شیطان کو باہر نکالو، ایک عجیب تماشہ

اشرفعلی تھانوی کے زمانے میں ایک دیوبندی مولوی گزرا ہے جس کا نام "رسول خان" تھا اس کی موت کے وقت بھی عجیب تماشہ ہوا تھا، لیجیے ملاحظہ کیجیے:

"انتقال سے ایک دن پہلے رات کے وقت فرمایا کہ وہ دیکھو شیطان کمرے میں گھس آیا ہے۔ پھر بڑی سختی اور رعب کے ساتھ فرمایا اس شیطان کو باہر نکالو۔ اہلِ خانہ میں سے ایک آدمی کو کہا کہ لاٹھی لے کر اس کو مارو اور خود انگلی کے اشاروں سے بتاتے رہے اور وہ صاحب وہاں لاٹھیاں مارتے رہے حتیٰ کہ شیطان بھاگ گیا"

(اہلِ دل کے انمول اقوال، ص ۱۳۷)

انتقال کے وقت شیطان آتا ہے یہ تو سنا تھا مگر ایک دن پہلے ہی آگیا، کیوں؟ کسی دیو کے بندے ہی

سے صحیح جواب مل سکتا ہے، رسول خان کہتا ہے کہ "اس شیطان کو باہر نکالو" جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی خاص شیطان کے بجائے دوسرا شیطان آگیا تھا ورنہ "اِس شیطان" کا جملہ بے معنی ہو جائے گا۔ مگر سب سے مضحکہ خیز بات تو یہ ہے کہ شیطان کو بھلا لاٹھی مار کر کون بھگاتا ہے؟ لگتا ہے موت کا وقت قریب آتے ہی رسول خان کا دماغ خراب ہو گیا تھا ورنہ شیطان کو بھگانے کے لیے لاٹھی کیوں چلواتا؟ اور جیسا رسول خان پاگل تھا ویسا ہی لاٹھی چلانے والا دیوبندی بھی پاگل تھا کہ شیطان بھگانے کے لیے وہ کام کرتا جس سے واقعی شیطان بھاگتا ہے۔ مگر یہ بھی تو ہے کہ شیطان بھگانا مقصود نہ ہو بلکہ اپنی پہنچ دکھانا مقصود ہو تاکہ لوگ کہیں کہ بہت بڑے بزرگ ہیں۔ اور میرا اپنا مشاہدہ بھی ہے کہ دیو کے بندے بڑے مکّار ہوتے ہیں۔ تبھی تو اشرفعلی کا مادۂ تاریخ "مکرِ عظیم" ۱۲۸۰ ہے۔ چنانچہ اشرفعلی تھانوی کہتا ہے:

اشرفعلی کا مادۂ تاریخ مکرِ عظیم

"میرا سن ولادت ۱۲۸۰ھ ہے۔ پانچویں ربیع الثانی بوقت صبح صادق مادۂ تاریخی کرم عظیم ہے۔ یا مکرِ عظیم کہیئے" (حسن العزیز، اول، ص۲۹)

شیطان اذان سے بھاگتا ہے

دیو کے بندو! شیطان لاٹھی چلانے سے نہیں اذان سے بھاگتا ہے۔ جیسا کہ یونس و عمر پالن پوری دیوبندی سے مستفاد کتاب میں لکھا ہے کہ

"جب شیطان کسی کو پریشان کرے اور ڈرائے اس وقت بلند آواز سے اذان کہنی چاہیئے، کیونکہ شیطان اذان سے بھاگتا ہے" (مستند روحانی نسخے، ص ۴۱)

نیز لکھا ہے:

اِذَا تَغَوَّلَتْ لَكُمُ الْغَيْلَانَ فَاَذِّنُوْا (مصنف عبد الرزاق جلد ۵، ص ۱۶۳)

ترجمہ "جب تمہارے سامنے بھوت پریت مختلف شکلوں میں نمودار ہوں تو اذان کہو"

(مستند روحانی نسخے، ص ۴۱)

توپھر شیطان کو دیکھ کر اسے بھگانے کے لیے لاٹھی چلوانا اور چلانا حماقت کی اعلیٰ مثال نہیں؟

شیطان مرنے کے وقت پیشاب پلاتا ہے

سرِ دست اشرفعلی تھانوی کا یہ ملفوظ بھی ملاحظہ کرلیں، کہتا ہے:

"بعضے لوگ کہتے ہیں کہ شیطان مرتے وقت پیشاب پلاتا ہے میں کہتا ہوں کہ اگر مومن جانتا ہے تو پئے گا کیوں اور اگر نہیں جانتا تو ضرر کیا ہے"

(ملفوظات حکیم الامت جلد ۱۱، ص ۲۰۴)

بالکل! کوئی ضرر نہیں، جب اندھ بھکت گاؤ موتر پی سکتے ہیں تو شیطان بھکت شیطان کا پیشاب پئیں گے تو کیا حرج ہے؟ جم کے پیو دیو کے بندو! ممکن ہے پیشاب پی کر زندگی کے ایام مزید بڑھ جائیں؟

نماز میں شیطان سے گفتگو

نماز افضل العبادات ہے جس میں بندہ اللہ کے حضور نہایت ہی خشوع وخضوع کے ساتھ کھڑے ہو کر عبادت الٰہی بجالاتا ہے مگر دیو کے بندے اس میں بھی اپنے محبوب شیطان مردود سے گفتگو کرتا ہے۔ جیساکہ اشرفعلی تھانوی کہتا ہے:

"ہمارے استاذ مولانا محمد یعقوب صاحب کو ایک دفعہ وضو سے فارغ ہو کر مصلی پر پہنچ کر یہ شبہ ہوا کہ شاید میں نے خفین کا مسح نہیں کیا اس لیے وضو کی جگہ لوٹ کر مسح کیا۔ بس اب شیطان نے پیچھا کیا۔ اس کے بعد مصلے پر پہنچ کر یہی شبہ ہوتا کہ مسح نہیں کیا۔ کچھ دنوں تو احتیاط پر عمل کر کے دوبارہ مسح کر لیا۔ پھر سمجھ گئے کہ یہ شیطان کا وسوسہ ہے ایک بار مصلے پر پہنچ کر یہی شبہ ہوا تو کوئی پرواہ نہ کی اور نماز شروع کر دی۔ اب شیطان نے کہنا شروع کیا کہ بدوں مسح کے وضو صحیح نہیں اور بدوں وضو کے نماز صحیح نہیں یہ نماز اکارت جائے گی۔

آپ نے فرمایا تیری بلا سے تو ایسا ہی تو میری نماز کا خیر خواہ ہے تیری بلا سے تجھے اگر بدوں وضو کے نماز پڑھنا کفر ہے۔ فرمایا تیری بلا سے تجھے اگر ایمان سے خیر خواہی ہوتی تو لوگوں کو کافر کیوں بناتا تو جو چاہے کر لے یہ نماز بدوں مسح کے ہی پڑھوں گا" (معارف الاکابر، ص۳۱۵)

قارئین کرام! غور فرمائیں کہ جس نماز میں شیطان سے گفتگو ہوتی ہو وہ نماز، نماز کہلانے کے قابل ہے یا شیطان کی نماز و عبادت ہی کی طرح منہ پر مارنے کے لائق ہے؟

اچھا! حضرت شیطان آپ ہیں؟

شیطان ایسے ہی گنگوہی کو بھی وہم و وسوسہ دیتا تھا ایک بار جب گنگوہی وضو کر کے چلا تو اسے خیال ہوا کہ داہنی کہنی رہ گئی تو دھولیا پھر دوسری کہنی کا بھی خیال ہوا تو اسے بھی دھولیا پھر اسے لگا کہ شاید ٹخنہ رہ گیا پھر کیا ہوا ملاحظہ فرمائیں:

"تیسری مرتبہ جب خیال آیا تو میں نے کہا کہ اچھا یہ حضرت (شیطان) آپ ہیں تو پہچان گئے اور کہا کہ آج ہم بغیر وضو کے ہی نماز پڑھیں گے"

(انعام الباری جلد اول، ص ۴۹۰، ۴۹۱)

اب آپ کے ذہن میں یہ بات آرہی ہو گی کہ وسوسہ کو دفع کرنا تو اچھی بات ہے۔ تو اس کے جواب کے لیے ہم اشرفعلی تھانوی کو پیش کرتے ہیں۔ دیکھیں یہ آپ سے کیا کہہ رہا ہے:

"جو شخص اس کی فکر کرے گا کہ وسوسے چلے جائیں، وہ مصیبت میں رہے گا اور صحت بھی خراب ہو گی، بس اس کا ایک علاج ہے کہ تم اس کا خیال ہی چھوڑ دو کہ یہ وسوسے کب جائیں گے" (وساوس کا علاج، ص ۱۹)

انہی باتوں کے پیشِ نظر علماء اہلِسنت فرماتے ہیں کہ دیو کے بندوں کی نمازیں نہ دیکھو کہ ان کی نمازیں شیطانی ہیں کیونکہ یہ لوگ خود شیطان اور جانور ہیں۔ جیسا کہ اب تک آپ پر واضح ہو چکا ہو گا دیو کے بندوں کی نمازیں کیسی ہوتی ہیں اور پابندیِ نماز و جماعت کے پیچھے کون سا راز مضمر ہوتا ہے؟ اس کا انکشاف کرتے ہوئے پالن حقانی دیوبندی گجراتی کہتا ہے:

"ایک نمازی تھا جو عصر کی نماز کا بہت پابند تھا، ایک مرتبہ کسی وجہ سے دیر ہو گئی اور جب مسجد پہنچا تو امام صاحب نے سلام پھیر دیا۔ اس نمازی کو بہت صدمہ ہوا اور کھڑے رونے لگا، دوسرے لوگ سمجھانے لگے کہ تیری نیت جماعت سے نماز پڑھنے کی تھی، اتفاق سے وہ نہیں ملی پھر بھی آپ کو آپ کی نیت کا ثواب ملے گا۔

اس پر وہ کہنے لگا میں ثواب کے لیے نہیں روتا ہوں، میں اس لیے روتا ہوں کہ امام صاحب جب تک چار رکعت نماز پڑھاتے تھے اسی دوران نماز پڑھتے پڑھتے میں اپنی چاروں دوکانوں کا حساب بھی کر لیتا تھا، اب میں حساب کروں کہ نماز پڑھوں۔" (لطائفِ حقانی، ص ۱۹۲)

یہ حالت ہے ان دیو کے بندوں کی نماز و جماعت کی۔ اب شیطان کے تصرف کا حال ملاحظہ کریں

شفیع دیوبندی لکھتا ہے:

"شیطان جنات میں سے ہے اور اللہ تعالیٰ نے جنات کو بہت سے ایسے تصرفات پر قدرت دی ہے جو عام طور پر انسان نہیں کر سکتے"

(معارف القرآن اول، ص ۱۹۳)

اشرفعلی تھانوی اپنے بدنامِ زمانہ کتابچہ حفظ الایمان میں لکھتا ہے:

"ابلیس مشرق سے مغرب تک ایک لحظہ میں قطع کر جاتا ہے"
(حفظ الایمان، ص ۱۲)

شیطان کی طاقت اور بے بسی

یہی اشر فعلی تھانوی ایک موقع سے شیطانی قدرت اور اس کی بے بسی کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے:

"شیطان جن ہے اور انسان کو بہت نقصان پہنچا سکتا ہے، مگر چونکہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت ہے اس لیے وہ کچھ کر نہیں سکتا اللہ تعالیٰ نے فرشتے حفاظت کے لیے مقرر فرمادیئے ہیں ورنہ اگر حفاظت نہ ہوتی تو شیطان ایک پتھر اٹھا کر مارتا اور کام تمام ہو جاتا" (ملفوظات حکیم الامت جلد ۱۸، ص ۱۲۶)

اشر فعلی نے پہلے تو یہ کہہ کر شیطانی طاقت کا اعلان کیا کہ "انسان کو بہت نقصان پہنچا سکتا ہے" اور پھر اللہ کی حفاظت کے سامنے اس کی بے بسی کا اعتراف بھی کر دیا، یہ ہے شیطان کی محبت کا اثر۔

شیطان ہر جگہ حاضر وناظر ہے

دیو کے بندوں کے ۶۱۶ جید علماء کے فتاویٰ جات والی کتاب میں عبد الرؤف دیو کا بچّہ لکھتا ہے:

"حضرت مولانا خلیل احمد صاحب نے فرمایا کہ ملک الموت اور شیطان مردود کا ہر جگہ حاضر وناظر ہونا نص قطعی سے ثابت ہے"

(قہر آسمانی بر فرقۂ رضاخانی، ص ۵۷)

شیطان کو علم غیب ہے

دیوبندیوں کے نزدیک حاضر و ناظر اور علمِ غیب ایک ہے دونوں میں کوئی فرق نہیں۔ چنانچہ امامِ اہلِ بدعت سرفراز گکھڑوی لکھتا ہے:

"اس ٹھوس بحث کے بعد ضرورت تو نہیں کہ ہم کچھ اور عرض کریں کیونکہ علمِ غیب اور حاضر و ناظر کا عقیدہ در حقیقت ایک ہی ہے اور مال کے حساب کے اعتبار سے ان دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے"

(حضرت ملا علی قاری اور مسئلۂ علم غیب و حاضر و ناظر، ص ۳۲)

اپنے اس اصول سے شیطان کو حاضر و ناظر نص قطعی سے تسلیم کر کے شیطان کے علمِ غیب کو بھی نص قطعی سے ان دیو کے بندوں نے مان لیا ہے، سرِ دست قارئین کو ہم یہ بھی بتاتے چلیں کہ "کشف" سے کسی بات کا معلوم ہونا بھی ان دیو کے بندوں کے نزدیک "علم غیب" ہے کیونکہ "ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت" میں ایک گدھے کے کشف کا واقعہ ہے جسے یہ دیو کے بندے "علمِ غیب" کہتے ہیں، ثبوت میں ہم یہاں دیو کے بندوں کی تین کتابوں کے حوالے پیش کرتے ہیں جن میں گدھے کے کشف کو "علمِ غیب" لکھا گیا ہے۔

(۱) الیاس گھمن بدکردار اپنی کتاب میں لکھتا ہے:

"گدھے کو بھی علمِ غیب تھا"

(فرقہ بریلویت پاک وہند کا تحقیقی جائزہ، فہرست، ص ۱٦)

(۲) سعید احمد دیوبندی (مگر بعد میں یہ سنّی بریلوی ہوگئے) نے اپنی کتاب میں لکھا ہے:

"گدھا بھی غیب جانتا ہے" (رضاخانی مذہب جلد اول، ص ۱۳۳)

(۳) محمود ندوی کیرانوی دیوبندی اپنی کتاب میں لکھتا ہے:

"قصہ گدھے کے علم غیب کا" (بریلویت کی خانہ تلاشی، ص ۲۸۷)

معلوم ہوا کہ دیوبندیوں کے نزدیک "کشف" درحقیقت "علمِ غیب" ہے، اور اشرف علی کہتا ہے:

"شیطان صاحبِ کشف ہے" (اشرف التفاسیر جلد ۲، ص ۱۹۸)

بلکہ شیطان کے کشف کا ذکر کرتے ہوئے یہاں تک کہہ دیا کہ

"اب دیکھ لیجیے کہ بہت سے صحابہ تو فرشتوں کو نہ دیکھ سکے اور
شیطان نے دیکھ کیا" (اشرف التفاسیر جلد ۲، ص ۱۹۷)

یاد رہے کہ یہ دیو کے بندے وہی لوگ ہیں جو سرورِ کائنات فخرِ موجودات رسول اکرم ﷺ کے علمِ غیب اور حاضر و ناظر ہونے کو کسی بھی صورت تسلیم نہیں کرتے بلکہ شدت کے ساتھ ان کا نہ صرف انکار کرتے ہیں بلکہ ان کی وجہ سے ہم اہلسنّت و جماعت (بریلوی) کو مشرک کہتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہر جگہ حاضر و ناظر صرف اللہ تعالیٰ ہے اور علم غیب خاصۂ خداوندی ہے لیکن شیطان لعین میں دونوں عقیدے کس بے شرمی سے یہ دیو کے بندے ثابت کرتے ہیں اندازہ کریں۔ اور پھر غور کرنے پر واضح ہو جاتا ہے کہ دیو کے بندے درپردہ شیطان مردود کو اپنا خدا مانتے ہیں۔ اسی لیے یہ دیو کے بندے کہتے ہیں کہ خواب میں شیطان پیر کی صورت میں تو نہیں آسکتا مگر اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کی صورت میں آسکتا ہے۔ جی ہاں! ثبوت حاضر ہے ملاحظہ کریں

شیطان اللہ تعالیٰ کی صورت میں

اشرفعلی تھانوی کہتا ہے:

"شیطان خواب میں اللہ تعالیٰ کی صورت بن کر نمودار ہو سکتا ہے"

(تقریر ترمذی، ص ۴۴۳)

شیطان پیر کی صورت نہیں بن سکتا

"مولانا ولایت حسین صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے ایک بار دریافت کیا کہ مشہور ہے شیطان پیر کی صورت نہیں بن سکتا کیا یہ صحیح ہے؟ حضرت (رشید گنگوہی) نے ارشاد فرمایا ہاں" (ارشادات گنگوہی، ص ۶۲)

اسے پیر پرستی کہیں گے یا شیطان پرستی؟ قارئین کرام خود ہی فیصلہ کرلیں۔

شیطان پیغمبر کی طرح آواز نکال سکتا ہے

یہ عنوان نجیب اللہ عمر نے اپنے کتابچہ میں لکھا ہے، اب ہم یہی بات اس کے گھر سے ثابت کرتے ہیں۔ چنانچہ دیوبندی پیر فقیر ذوالفقار نقشبندی کہتا ہے:

"پھر پتہ چلا کہ شیطان نے اپنی آواز نبی علیہ السلام کی مبارک آواز کی مانند بنا کر یہ عبارت پڑھی تاکہ صحابہ کرام کو دھوکہ دے سکے"

(تصوف و سلوک، ص ۷۴)

یہاں ہم نجیب اللہ عمر دیوبندی ہی کا تبصرہ اس کے کتابچہ سے نقل کر دیتے ہیں، لکھتا ہے:

"پیارے پیغمبر ﷺ کے خوبصورت اور میٹھے بول جو صحابہ کرام کے لیے باعثِ تسکین روح ہوا کرتے تھے، جنہیں سن کر وہ اپنی پریشان طبیعت کو خوش مزاج کیا کرتے تھے، وہ گل کھلاتی سریلی، نرالی، انوکھی اور پیاری آواز یقیناً خداوند لم یزل نے کسی ولی، صحابی تو در کنار انبیاء کرام کو عطا نہیں فرمائی، لیکن یہ بریلی جماعت کا کیسا ایمان شکن عقیدہ ہے کہ پیغمبر کی خوبصورت آواز کے مشابہ ابلیس لعین کی آواز ہو سکتی ہے" (بریلویوں کی شیطان سے محبت، ص ۱۶)

نجیب اللہ عمر! تو نے بریلوی جماعت کا ایمان شکن عقیدہ تو لکھ دیا لیکن وہی عقیدہ تو تم دیو کے بندوں کا ہے۔ تو کیا اب بھی اسے "ایمان شکن عقیدہ" کہو گے؟ یا زبان و قلم مفلوج ہو گئے؟

شیطان کو تصرف کی بڑی قدرت حاصل ہے

اشرفعلی تھانوی کہتا ہے:

"بعض اکابر نے لکھا ہے کہ شیطان کو تخیل میں تصرف کرنے کی بڑی قدرت حاصل ہے۔ وہ خیالی آسمان ذاکر کو دکھلا دیتا ہے جس میں نور اور تجلی اور فرشتے سب نظر آتے ہیں" (خطبات حکیم الامت جلد ۲ ص ۱۳۱)

دیو کے بندو! اب جب بھی اپنے بزرگوں کے کشف کو پڑھو یا سنو تو سمجھ لینا کہ یہ شیطانی تصرف کا کمال ہے جو انہیں شیطان کی محبت و وفاداری کے صلہ میں عجیب و غریب مقامات شیطان کی جانب سے دکھائے جاتے ہیں۔ جب خیالی آسمان، نور، تجلّی اور فرشتے دکھا سکتا ہے تو دوسری چیزیں یا مقامات دکھانا اس کے لیے کیا مشکل ہو گا؟

اکابرینِ دیوبند شیطانی گروہ ہیں

عبد الرحیم چار یاری دیوبندی اپنے مسلکی بھائی کی تحریر پر برہم ہو کر لکھتا ہے:

"تو بڑا تعجب ہوا کہ مولانا سرفراز خان صفدر، مولانا قاضی مظہر حسین، مولانا عاشق الٰہی، مولانا عبد الشکور ترمذی، مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی، مولانا یوسف لدھیانوی اور اکابرین دیوبند و سہارنپور جنہوں نے مطلق مجلس ذکر کی اجازت نہیں دی۔ نعوذ باللہ ان پر شیطان غالب ہے، وہ شیطان کا گروہ ہیں، ان پر شیطان مسلط ہے اور وہ راہِ حق سے اندھے ہیں"

(علماء دیوبند کے خلاف سازشیں، ص٦)

شیطان کیوں مسلط ہوتا ہے

اکابرینِ دیوبند پر شیطان کیوں مسلط ہے؟ دیوبندی پیر فقیر ذوالفقار نقشبندی کہتا ہے:

"گناہوں کے اثرات میں سے ایک یہ ہے کہ گناہوں کی وجہ سے اس بندے پر

شیاطین مسلط رہتے ہیں ہر وقت شیطانی سہوانی سوچیں دماغ میں بھری ہوئی ہیں شیطان چمٹے ہوئے ہوتے ہیں اس کے ساتھ استحوذ علیھم الشیطان فانساھم ذکراللہ اور جگہ فرمایا ومن یعش عن ذکرالرحمن نقید لہ شیطانا فھو لہ قرین جو رحمٰن کی آنکھ سے آنکھ چرائے ہم اس پر شیطان کو مسلط کر دیتے ہیں اور شیطان اس کا ساتھی بن جاتا ہے اب زندگی میں اگر شیطان ساتھی ہے تو پھر موت کے وقت کیا حال ہو گا؟ موت کے وقت تو شیطان پورے زور لگا دیتا ہے" (عمل سے زندگی بنتی ہے، ص ۱۲۶)

اول تو پیر فقیر نے قرآن مجید کی آیت غلط لکھا اصل میں نقیض لہ جسے نقید لہ لکھا ہے۔ دوم یہ کہ یہ عقدہ بھی حل ہو گیا کہ اکابرین دیوبند پر شیطان کیوں مسلط ہوا، اور ایک ایک دیوبندی کے ساتھ سو سو شیاطین کیوں ہوتے ہیں۔

شیطان کا جنت میں جانا عقلاً ممکن ہے

اور اب ہو رہا ہے شیطان کو جنت میں لے جانے کا انتظام کیونکہ دیوبندی اکابرین ہی شیطان کا گروہ ہیں اسی لیے ایک نام نہاد مناظر طاہر گیاوی دیوبندی لکھتا ہے:

"ابلیس کا جنت میں جانا شریعت کے محکم فیصلہ کی روشنی میں اگرچہ محال ہے لیکن عقلاً ممکن ہے" (بریلویت کا شیش محل، ص ۵۴)

قارئین کرام! کیا آپ جانتے ہیں کہ دیو کے بندے شیطان کو جنت میں کیوں لے جانا چاہتے ہیں؟

لیجیے قاسم نانوتوی کی زبانی جانئے کہ اس کے پیچھے کون سا مقصد کارفرما ہے۔ کہتا ہے:

جو چھو بھی دیوے سگِ کوچہ ترا اسکے نعش
تو پھر خلد میں ابلیس کا بنائیں مزار (قصائد قاسمی، ص۶)

دیکھا آپ نے؟ پہلے شیطان کا جنت میں جانا عقلاً ممکن کہا اور پھر اس کا مزار جنت میں بنانے کا منصوبہ تیار کر لیا گیا۔

قارئین کرام!

ان تمام حوالہ جات واقتباسات کو ملاحظہ کرنے کے بعد آپ کس نتیجے پر پہنچے ہمیں معلوم نہیں لیکن یقین ہے کہ دیوبندیوں کے شیطان مردود سے کیسے مراسم ہیں اور کس درجے کی عقیدت و محبت ہے یہ بات روزِ روشن کی طرح آپ پر واضح ہو چکی ہو گی۔

اور جو لوگ دیوبندی ہیں ان سے عرض ہے کہ رسالہ میں جو اندازِ تخاطب اختیار کیا گیا ہے وہ جوابی کاروائی ہے۔ لہٰذا اس سے قطع نظر آپ حقیقت کو سمجھنے کی کوشش کریں.... اور باطل فرقہ سے کنارہ کشی کر کے.. حق کی جانب آجائیں،.. شیطان کی پیروی سے توبہ کر لیں... متکبر نہ بنیں کیونکہ

علماء دیوبند کی نصیحتیں

قاری طیب قاسمی کا قول ہے کہ

"متکبر بننا در حقیقت اپنے نسب نامے کو شیطان کے ساتھ جوڑ دینا ہے"

(اہلِ دل کے انمول اقوال، ص۱۷۶)

اور شفیع دیوبندی نے کہا ہے:

"شیطان کا ادب ہے..... وہ یہ کہ اس سے دشمنی وعداوت کرتے رہو"

(یادگار باتیں، ص۱۹۹)

اسی لیے شیطان سے دشمنی رکھیں اور شیطانی گروہ سے علیٰحدگی کا آج ہی اظہار واعلان کر دیں ورنہ آپ بھی شیطانی گروہ میں رہ کر شیطان بن جائیں گے جبکہ ایک دیوبندی حضرت جی نے کہہ دیا ہے:

"ہم تم سے کس نے کہہ دیا ہے کہ شیطان بنو"

(اہلِ دل کے انمول اقوال، ص۲۴۴)

اب ذرا زکریا کاندھلوی کی بات بھی ملاحظہ کرلیں

"ہم نے اپنے آپ کو پہچانا نہیں، شیطان کے چکر میں پھنس کر اپنے آپ کو ذلیل کیا" (صحبتے با اولیاء، ص۱۴۳)

لگتا ہے حقیقت کھل کر زکریا کاندھلوی پر واضح ہو گئی تھی تبھی اس نے شیطان کے چکر اور اپنی ذلت پر افسوس کا اظہار کیا ہے...... اللہ تعالیٰ آپ کو بھی حق بات سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ایک بات یاد رکھنا

ڈاکٹر عبد الحی عارفی دیوبندی کا یہ قول بھی دیوبندیوں کے لیے قابل توجہ اور لائقِ عمل ہے

"ایک بات یاد رکھنا....... شیطان کی پیروی بھی کرو.......اور خدا کی محبت کا دم بھی بھرتے رہو......... یہ دونوں چیزیں ساتھ ساتھ نہیں ہوں گی"

(یادگار باتیں، ص۱۶۵)